www.kitabmart.in

یہہ کتاب شیعہ مذہب کی ہی غیر مذہب کے لوگ نہ دیکھین

الحمد للہ رب العالمین

درین زمان سعادت اقتران رسالہ

مسمے

ثبوت وراثت انبیاء

سجاد حسین ابن سید محمد حسین مرحوم مغفور نے

لکھکر

صن آ سے کشا

مطبع نکتہ ئے

رب فیض سائیم

باراول ۵۰۰ نمبر رجسٹر ۳۶۸ قیمت مجلد ۳ ر

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

SALAR JUNG ESTATE LIBRARY
(Oriental Section)
URDU PRINTED BOOKS
٣٣٢
١٩٦٣
٢٣٣٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سید انبیاء و منقبت شیر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیر پر تقصیر **سید سجاد حسین** ابن سید محمد حسین مرحوم و مغفور ساکن موضع بہیرہ سادات واقعہ سادات بارہ ضلع مظفر نگر اپنے برادران ایمانی کی خدمت باسعادت میں عرض کرتا ہے کہ دینولا ایک رسالہ مسمٰے بہ تائید غیب مولفہ محمد عبد السمیع بناریسی میری نظر سے گذرا رسالہ مذکور کے (١٦) صفحہ میں - اور مطبع جواہر اکسیر بنارس میں چھپا ہے خلاصہ تمام تحریر کا یہہ ہے - کہ انبیاء علیہ السلام کے نہ وراثت ہوتی ہے اور نہ ورثا کو اون کے متروکات سے حصہ ملتا ہے پس شیعہ جو کہتے ہیں کہ سیدہ نے خلیفہ ابوبکر کی کچہری میں دعوی وراثت دائر کیا - چونکہ حقیقت میں نبیون کی وراثت نہیں ہوتی لہذا سمجہا گیا کہ اون کا دعوی غلط تھا اور خلیفہ ابوبکر صاحب نے جو اس بارہ میں فیصلہ صادر فرمایا وہ صحیح تھا - مولف صاحب نے دو ایک آیتیں اپنی کتاب کی اور ایک روایت کافی کی بہ ثبوت اس کے کہ انبیاء کی وراثت نہیں ہوتی پیش کی ہیں

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

روایت کافی یہہ ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے

اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوا دِرْهَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِهِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِنْهَا فَقَدْ اَخَذَ حَظًّا وَافِرًا

مولف صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے بہ مشورہ چند احباب مولوی غلام حسنین صاحب کنتوری مقیم بنارس کیخدمت مین بغرض جواب اس حدیث کو پیش کیا جس کا جواب اونہون نے یہہ دیا - کافی مین باب صفۃ العلم و فضیلۃ علم و علماء مین یہہ حدیث وارد ہوئی ہے -

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَذٰلِكَ اَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْهَمًا وَلَا دِیْنَارًا وَاِنَّمَا اَوْرَثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِهِمُ الْاٰخِرَةَ

ترجمہ جناب صادق نے فرمایا کہ تحقیق علما وارث ہین انبیا کے اور یہہ بات یون ہے کہ انبیا نے درہم و دینار نہین چھوڑا ہے - بلکہ اپنی حدیثین چھوڑی ہین آخر حدیث تک - مراد حضرت کی یہہ ہے کہ علما نے وراثت انبیا مین درہم و دینار نہین پایا ہے - جیسی کہ وارثان شرعی اپنے مورث سے پاتی ہین - اور یا یہہ مراد ہے کہ علما کی واسطے انبیا نے درہم و دینار وراثت مین نہین چھوڑا ہے بلکہ علم انبیا کے علماء وارث ہین - پس اس حدیث مین وراثت متروکہ کی مراد نہین ہے اس لئیے کہ وہ وراثت تو رشتہ دارون کی ہوتی ہے - اور عالم دین کی وراثت علمی ہے کچھہ قرابت و رشتہ داری سے تعلق نہین رکھتی ہے کوئی عالم دین کسی کنبہ و قبیلہ کا ہو وارث نبی نہ ہوگا دوسرے حدیث مین وارد ہے علماء امتی کانبیاء

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

نبی اسرائیل خلاصہ یہہ ہے کہ اس روایت سے اور اوس وراثت سے جسکی بنا پر
فدک کا دعویٰ جناب فاطمہ رضی اللہ نے فرمایا کیا تعلق ہے اس جواب پر
مولف صاحب طالب علمانہ چہ میگوئیان کرکے لکھتے ہین کہ اس حدیث مین
چونکہ لفظ لم یورثو وارد ہوا ہے لہذا سمجھا گیا کہ متروکات انبیا مین ترکہ و تقسیم نہین
مطلقاً ممتنع ہے۔ بیگانے اور یگانے ہر فرد کیلئے مال متروکہ انبیا مین وراثت
ثابت نہین اصلی مراد مولف صاحب کی یہہ ہے کہ ورثا و علما کا حدیث مین کوئی
امتیاز نہین ۔ سب برابر ہین ۔ جیسکہ علما کو سوائے حدیث کے کوئی حق نہین
ایسی ہی ورثا کو متروکات مین کسی قسم کا استحقاق نہین حدیث عام ہے جو کہ وارث
و عالم دونون پر احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ چونکہ جناب مولانا و مقتدانا السید غلام حسنین صاحب
کنتوری نے حدیث کافی کی اصلی حالت بیان فرما دی تہی ۔ لہذا یہہ بحث قابل
اسکے نہ تھی کہ طول دیا جائے ۔ مگر مولف صاحب نے اپنی توجیہہ غیر وجیہہ پر بڑا
ناز کیا ہے ۔ اور بمقابلہ جناب مولانائے ممدوح الوصف کے گویا بزعم خود میدان مار لیا ہے
نظر بران مجھکو ضرورت داعی ہوئی کہ اس معاملہ کی حقیقت و اصلیت ظاہر کرون
تاکہ مومنین و اہل تحقیق کو اوس سے فائدہ پہونچے بنظر بواقعات نام اس رسالہ کا
تحقیق وراثت انبیا رکہا گیا واضح رائے ارباب ایمان ہو کہ اصل
اس معاملہ کی یہہ ہے کہ شیخ حبیب احمد سہارنپوری نے مذہب شیعہ
اختیار کرکے ایک مضمون علماء اہلسنتہ کی خدمت مین بایں خلاصہ پیش کیا
کہ رسالہ تجادیہ کو جو کہ مثبت کفر و نفاق شیخین بروئے کتب سنیہ ہی باطل
کرکے خلفاء کا دنیا سے با ایمان جانا ثابت کرو اور تینتیس سوال کا جواب دو۔

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

ہر تینش سوال اپنے اپنے مقام پر کتب اہلسنتہ مین موجود ہین۔ علماء سہارنپور نے
اوسکا جواب دیا کہ تینش باتون جو ہماری کتب مین درج ہونا بیان کیا ہے۔
یہہ بالکل غلط ہے۔ منجملہ ان کے ایک بات بہی ہماری کتابون مین درج نہین۔
جہانتک کہ اون کے قلم مین زور تہا انکار مین بہت اصرار کیا۔ مگر رسالہ سجادیہ کی
بابت انکار و اقرار ہان ہون کچہہ نکیا۔ جس سے سمجہا گیا کہ اونکو شیخین کی
بالایمان مرنے سے برد مضامین رسالہ مذکور یہہ دستی ہے۔ اور کیون نہوتی
رسالہ پر ۱۳۰۹ھ مین بمقام بہرہ سادات حقیر خانہ پر ہمارا جلسہ
علماء ہوا تہا۔ اور چیدہ مغز علماء سنیتہ دیوبند وسہارنپور وامروہہ وغیرہ اطراف
عالم سے جمع ہوئے تہے۔ مگر ایسی خاموشی ہوئی کہ آج تک باوصف انقضائے مدت
کسی کو جراَت جواب نہین ہوئی بالجملہ اوس انکار نامہ سنیتہ کے جواب مین
فرزند علیصاحب ساکن بودہانہ ضلع مظفرنگر کی جانب سے تحیف نے ایک
اشتہار مسمیٰ بآئینہ حق نما نکالا اور بیتنش سوالات کی نسبت ہر سوال کے
محاذی لکہدیا کہ یہہ مضمون فلان کتاب مین ہے اور یہہ فلان مین ساتہہ ہی
بنظر اطمینان مزید یہہ بہی لکہدیا کہ جو شخص کتب مین مضمون محولہ کا نہونا ثابت
کردے گا اوسکو مبلغ صہ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ آج تک کسی
سنی سے اوسکا جواب حسب قیود و شرائط مندرجہ اشتہار نہین ہوسکا۔ اور
نہ انشاءاللہ تعالےٰ تاقیامت ہوگا۔ اوسی اشتہار پر مولف صاحب بہی معترض
ہوئے ہین۔ نہ رسالہ سجادیہ کو باطل کرکے اپنے بڑون کا ایمان ثابت کیا
اور نہ اونتیس ۲۹ نمبرون کی نسبت قلم اوٹہایا۔ چونکہ اوس اشتہار مین قید کا

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

ذکر تھا۔ لہذا آپ قلم لے بیٹھے کہ ہم آئینہ حق نما کا جواب لکھتے ہیں
قدرت خدا ایسے حضرات اور آئینہ حق نما کا جواب اگر اصل سنیہ سر اپنا
سنگ خارا پر سر مارین گے تو حسب قیود و شرائط مندرجہ اشتہار جواب
نہ لکھ سکینگے۔ اگر علمائے اہلسنت کو کچھ حیا دنیا سے ہو تو رسالہ سجادیہ کا
جواب لکھکر کفر و نفاق کی لپیٹ دار زنجیر سے اپنے پیشوایان دین کو
چھوڑائین۔ ذرہ دیکھین تو سہی ہم نے کیسے پیچ پر پیچ چڑھا کر شیخین کو کذب
و غدر و خیانت کی زنجیر مین جکڑ بند کر کے ساتھ ہی باندھ کر لٹکا رکھا ہے
کیونکہ اصل مطیع و مقلد وہ ہے جو اپنے بزرگوں کے جسم سے کفر و شرک
و بدعت کے میلے کچیلے کپڑے اتار کر صاف و شفاف لباس پہنائے۔
مولف صاحب تائید غیبی کے صفحہ (۲) سطر ۹ و ۹۔ پر لکھتے ہین کہ
اشتہار آئینہ حق نما مین جو کتابون کے نام لکھے ہین وہ اکثر ایسے ہین
کہ جن مین صحت کا اہتمام نہین کیا گیا عند المحققین ہر روایت ان کی لایق
اعتماد نہین۔ الخ
مولف صاحب کا بہت خوشی کے ساتھ شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔
کہ کتب مندرجہ اشتہار آئینہ حق نما کی نسبت آپنے یہہ نہین لکھا کہ یہہ کتابیں
در اصل ہمارے نہین ہین۔ ویسی ہی شیعہ نے فرضی نام گڑھ کر ہمارے
گلے سے باندھ دے ہین۔ تحریر بالا سے یہہ نتیجہ پیدا ہوا کہ کتابین تو ہماری ہین
مگر جھوٹی ہین۔ لائق اعتماد نہین۔ نیز جبکہ بقول مولف صاحب جملہ کتب محولہ
آئینہ حق نما کی اکثر کتابین قابل اعتبار نہین۔ تو ان مین سے کتر ہر و رقابل قبول

www.kitabmart.in

مولف پر فرض تھا کہ ہر کتاب کے محاذ مین لکھدیتے کہ یہہ یہہ کتابین فلان فلان وجوہ سے لائق تمسک واحتجاج نہین - بہرحال وہی کتب کتابین جنکا نیچا ہونا مولف صاحب کو تسلیم ہے حقیقت شیعہ وابطال مذہب سنیہ کیلئے کافی ہین - بنظر واقفیت عامۃ الناس عرض کیا جاتا ہے - کہ اوسی آئینہ حق نما مین کتاب الندو بخاری ومسلم وبعض شروح صحیحین مثل فتح باری ودیگر کتب صواعق محرقہ وکنز العمال وتذکرۂ خواص الائمہ ابن جوزی وتفسیر ثعلبی وروضۃ الاحباب وحبیب السیر وشواہد النبوۃ وغیرہ مادرج ہین - نہ معلوم انمین سے ہمارے حضرت کے نزدیک کوئی معتبر ہے یا نہین - بخاری ومسلم کی نسبت بدظنگی ظاہر کرنے مین شاید جوش سنیت مانع ہو - پس وہی باتین تسلیم فرمائی جائین جو کہ بحوالہ صحیحین دکھلائی گئین ہین نمبر ۲۵ و ۲۶ - آئینہ حق نما پر یہہ بات مسلم وبخاری سے ... ج کیگئی ہے - کہ سیدہ ابوبکر سے ایسی ناراض ہوئین کہ بالکل ترک کلام کردیا اور وصیت کی کہ ابوبکر میرے جنازہ پر نہ آئے - اہلسنت کے ... ہونے کے ... محض اتنا ہی کافی ہے - اگر مولف یا ان کے ہم خیال مردمیدان ہین تو آئینہ حقنما کے مضمون کو پڑھکر جواب دین تب سمجھا جائے گا کہ وہ بھی کوئی چیز ہین - اور کسی قطار مین شمار ہوسکتے ہین - اشتہار مذکور کا جواب دینا بچون کا کھیل اور منہ کا نوالا نہین ہے ... ہزار اول نے اوپر پچیس ۲۵ ہزار روپیہ کی بازی لگائی ہے -

میر مظہر حسن صاحب رئیس امروہہ بذریعہ رسالہ حمایت الایمان آئینہ حقنما کے

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

جواب دینے والے کے لئے ایک لاکھ کا انعام شایع کر چکے ہین۔ مولف صاحب ہم خرما و ہم ثواب سمجھکر بعد پورا جواب دینے کے پچیس ہزار بلکہ ایک لاکھ لین۔ اور کشتی سنیت کو جو کہ موج آفات کی صدمات سے ٹکرہ ٹکرہ ہو گئی ہے درست کرین۔ و نیز سمجھہ لین کہ اقتدار مذہب سنیہ جہلا کی نظر سے بہی گر گیا۔ مولف صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ (۲) سطر (۹) پر ارقام فرماتے ہین۔ کہ قصہ فدک مفتریات شیعہ سے ہے۔ متروکات انبیا کچہہ نہین ہوتی جن سے اون کے ورثا کوئی فائدہ اوٹھائین۔ انبیا کا متروکہ جو کچہہ بہی ہے وہ علم فقہ و حدیث ہی۔ درہم و دینار نہین ہوتے۔ کرمانی شرح بخاری سے صفحہ (۵) و (۶) پر یہہ دلیل لکھتے ہین اگر شاید کسی کو یہہ خدشہ گذرے کہ کیا وجہ ہے کہ انبیاء کرام کے متروکہ مین میراث نہین ہوتی سو اوسکی وجہ یہہ ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ اللہ تعالی حکیم مطلق نے پیغمبرون کے مال مین احکام میراث نہ ہونے کی یہہ حکمت رکھی ہے تا لوگو معلوم ہووے کہ پیغمبرون کی محنت و جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھے دنیا کی کچہہ محبت و خواہش نہ تہی۔ یہان تک کہ اولاد اور وارثون کو بہی متاع دنیا سے کچہہ حصہ نہین۔

دوسری حکمت یہہ ہے۔ کہ اگر کوئی یہہ آرزو کرتا کہ بعد پیغمبر کی وفات کے ہم مال کے وارث ہون گے۔ تو اس خیال بد یعنے پیغمبر کے موت کے آرزو کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

مولف صاحب نے جو عبارت مدد سے اہلسنت کا عقیدہ بیان کیا ہے

www.kitabmart.in

اوسکا صاف یہہ مطلب ہی کہ اگر انبیا پس از وفات خود کوئی جائداد چھوڑین تو عام
نگاہون مین اقتدار رسالت قایم نہ رہی۔ اور ورثا بالطبع قایم مقامی طالب
مرگ مورث ہو کر سیدہے جہنم کو چلے جائین۔ بظاہر یہہ بات دلفریب معلوم
ہوتی ہے اور جہلا کی بہک جانیکے لئے تو عمدہ اور قوی دلیل ہے۔ مگر تہوڑا
غور کرنے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ شاید اس سے ضعیف و رکیک کوئی دوسری
بات نہ ہو۔ کیونکہ حسب بیان جناب ابوبکر آنحضرت نے فرمایا ہے۔ کہ
نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ وَمَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ
یعنے ہم گروہ انبیا نہ کسی کے وارث ہوتے ہین اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے
جو چیز کہ ہم ترک کرتے ہین وہ صدقہ ہے۔ یعنی ہمارے وارثون کو اوس شئے
بہرہ یاب ہونا حرام ہے اور ہم نشینون اور دوستون کے لئے شیر مادر سے
زیادہ سریع الہضم ہے۔ اس سے ظاہر ہوگیا کہ انبیا کے متروکات ضرور ہوتے
ہین۔ نہ معلوم انبیا نے بقول جناب رسالت مآب کچہہ جائداد چہوڑی ہوگی یا وہ
زہد و اتقا کی نسبت اوس وقت کے لوگون نے کیا خیال کیا ہوگا۔ او خود رسالتمآب
کے بارہ مین کفار قریش و دیگر مخالفین اسلام کے دل مین ایک بڑی جائداد
فدک کے چہوڑنے سے کیا ظنطنہ پیدا ہوا ہوگا غالبًا نے طماع سمجہ گئے ہونگے
پاک و بے لوث تو اوسی وقت یقین کئے جاتے جب کہ گہر مین خلال کیلئے
ایک تنکا نہ چہوڑتے۔ سوائے ازین جو آفت کہ ورثا کو پیش نظر تہی وہ ہی
مریدون اور چیلون کو درکار ہے۔ جیسے کہ وارث بامید مرگ نبی کافر ہوتے
ایسے ہی صدقہ خور مصاحب گرفتار زنجیر کفر نظر آتے ہین۔ بہرحال مفتخور

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

آدمیون کی طبعیت مین بھی بحث ورثا یہہ خیال پیدا ہوتا ہوگا کہ کب نبی صاحب
دنیا سے بوریا بدھنا اوٹھاتے ہین - اور ہم سہم تصدق سے سوکھی ہوئی انتڑیونکو
ترو تازہ کرین - وارث تو ایک وہی جہنم رسید ہوتا - مفت خورون کا برا
گروہ دوزخ کا ایندھن نظر آتا ہے - مولف صاحب انصاف سے فرمائین
کہ ما ترکنا ہُ صدقہ کہنے مین نبی صاحب سچے ہین یا تاویل فضول و بیجا کرنے
سے کرمانی شارح بخاری - چونکہ یہہ حدیث حسب مذاق اہلسنتہ واقع ہوئی ہے
لہذا اوسکے تمام خرابیون کی جوابدہی اون کے ذمتہ ہے - ہم کو سوائے
مذاق و قہقہہ اوڑانے کے اور کچہہ سروکار نہین کیونکہ ہم قطعی منکر ہین کہ رسالتمآب
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہرگز نہین فرمایا - کہ ہم گروہ انبیاء کا کوئی وارث
نہین ہوتا - خلیفہ ابوبکر صاحب نے سیدہ کے محروم الارث کرنے کی غرض سے
یہہ حدیث بنالی تہی - اگر ابوبکر ایسا فرماتے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ ہم کوئی
جائیداد چھوڑتے ہی نہین - جس سے ورثا متمتع ہون تو کرمانی صاحب کی
توجیہ بظاہر کچہہ صحیح ہوتی - مگر افسوس ہے کہ ابوبکر سبقت لسانی نے ما ترکناہ
صدقہ سے بنا بنایا کام بگاڑ دیا - اور تماشا دیکہیئے دروغگو را حافظہ نباشد
مولف صاحب کرمانی سے حسب بیان صدر یہہ سند لائے ہین کہ ترکات
انبیاء مین احکام میراث نہ ہونیکی یہہ حکمت رکہی ہے - تا خلق کو معلوم ہو - کہ
پیغمبرون کی محنت و جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تہی - دنیا کی کچہہ محبت
و خواہش نہ تہی - یہانتک کہ اولاد اور وارثون کو بہی متاع دنیا سے کچہہ حصہ
نہین الی آخرہ اور پہر صفحہ (۳) سطر ۸ پر لکہتے ہین -

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

قَالَ اَبُوھُرَیْرَہ لَا تقسم وَرَثَتِی دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ بَعْدَ نَفَقَۃِ نِسَائِی وَمُؤْنَۃِ عَامِلِی فَھُوَ صَدَقَۃٌ بخاری وسلم مین روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول صلعم نے نہ بانٹین گے میرے وارث سونے کے دینار برابر بھی جو چھوڑ جاؤن مین۔ بعد میرے بیبیون کے خرچ کے اور کارندے کی محنت کی سو صدقہ خدا کی راہ مین ملاحظہ ہو کہ روایت کرانی مین دو شخصون کے لئے امتناع وراثت ہے اولاد او روارث اور کوئی شک نہین کہ بی بی داخل ورثا ہے مگر ابوہریرہ بی بیون کا نان نفقہ او رکارندہ کی تنخواہ جائز بتلاتے ہین نہ معلوم ان دونون مین کون سچا ہے۔ اہلسنت کا تمامتر اہتمام یہہ ہے۔ کہ اولاد کا حصہ نہین ہے، یعنی فاطمہ محروم ہین۔ کارندے اونہین کہائین ازواج مزے اوڑائین۔ مگر فاطمہ ایک کوڑی نہ پائین۔

چونکہ مؤلف صاحب نے معاملہ فدک کو معتبریات شیعہ سے ثابت کیا ہے کہ انبیاء کی وراثت مالی نہین ہوتی اور بجائے خود اونہون نے جو اہلسنتہ کو یہہ باور کرانا چاہا ہے کہ اس عنوان قطع کی بحث مین گویا منفرد ہین۔ چنانچہ رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۳) سطر ۱۰ پر لکھتے ہین کہ مجھکو مولوی غلام حسنین صاحب مجتہد شیعہ سے دریافت کرنے مین یہہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ مباحث افراط و تفریط سے قطع نظر کر کے یہہ امر متحقق ہونا چاہئے کہ متروکات انبیاء مین احکام میراث جاری ہونگے۔ یا نہین الخ۔ اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ مؤلف صاحب نے

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

اور سب باتین چھوڑکر تمام بحث کا لبّ لباب قوت عقلی سے یہہ ہی نکال لیا کہ وراثت انبیا قابل توزیع و تقسیم ہے - یا نہین - قرینۂ کلام خود تبلا رہا ہے کہ مولف صاحب کو اس بحث مین دعوائے جدّیت و فرویت ہی لہٰذا بنظر سہولت و فہم مطلب اِس مقام مین تنقیحات ذیل نکالی جاتی ہین - تاکہ مولف صاحب کی تمامتر حقیقت ظاہر ہو جائے کہ اون کی تحریر کہان تک قابل قدر ہے *

(۱) یہہ کہ درباب عدم جریان وراثت بہ ترکہ انبیا جو تقریر مولف صاحب نے کی ہے یہہ نئی ہے یا پرانی -

(۲) یہہ کہ معاملہ فدک ایسا بے وجود و غیر وقوعی ہے کہ جسپر کوئی تنازعہ نہین ہوا اور محض شیعہ کا ساختہ و افترائی مضمون ہے -

(۳) انبیا کی متروکات سوائے علم و حدیث کے اور کچھہ نہین ہوتی

(۴) آیہ یوصیکم اللہ نبی و غیر نبی دونون پر شامل ہے یا کہ نفس نبی اوس سے مستثنیٰ ہے -

(۵) لفظ لم یورثو مستدلہ مولف سے عام وراثت کی نفی ہوتی ہے یا کیا -

تنقیح اوّل

(یہہ کہ درباب عدم جریان وراثت بہ ترکہ انبیا جو تقریر مولف صاحب نے کی ہے یہہ نئی ہے یا پرانی) -

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

واضح راے ارباب خرد ہووے کہ درباب نفی وراثت بہ ترکہ انبیاء جو تقریر مولف صاحب کی ہے یہہ بہت پرانی ہے ۔ ہر جز و کلام بوجہ کہنگی ایسا کمزور ہے کہ جیسا زنگ خوردہ لوہا یا دیمک کہایا ہوا کپڑا ۔ مولف صاحب کا اسمعا مابین اتنا ہی تعلق نہین کہ جتنا ماش کو سپیدی سے ہوتا ہے ۔ تحفہ کے باب دہم مین جوابو بکر کے بارہوین طعن کا جواب شاہصاحب نے جواب نوکر برخامہ فرمایا ہے اوسکو بالکل حرف بحرف وہی تقریر کی ہے جسکو مولف نے بدعواے انانیت درج اوراق فرمایا ہے ۔ انتہی ۔ نوے برس کا زمانہ گذرا کہ تحفہ کے باب دہم کا جواب بذریعہ کتاب مستطاب تشیید المطاعن دیا گیا ہے ۔ آجتک کسی عالم اہلسنت کو یہہ حوصلہ نہین ہوا کہ اوسکے جواب مین قلم اوٹھاتا پس ایسے مقدوح ومجروح استدلال پر مولف صاحب کا مستدل ہونا عقلاً زمانے سا تہ ایک جہالت حاصل کرنا ہے ۔ حضرات اہلسنت کا قاعدہ ہے کہ تحفہ کے جوابون کو نہین دیکھتے ۔ یا دیکھکر بیکار ہی پتہر سمجہہ کے چہوڑ دیتے ہین ۔ مگر بنظر جہلا مردم فریبی سے اپنا رنگ جمانے اور کہانے کمانے کی غرض سے اونہین مضامین کو جو کہ بارہا رد ہوکر لوگون کے ذہنون سے محو وسہو ہو چکے ہین ۔ لکھہ لکھکر افراد مصنفین مین اپنا نام درج کراتے ہین ۔ پس واضح ہوگیا کہ مولف تائید غیبی نے کوئی نیا مضمون نہین لکہا ۔ بلکہ یہہ کاسہ لیسی صاحب تحفہ وہی پورا ماردشدہ مضمون حوالہ قلم فرمایا ہے ۔ تعجب ہے کہ جناب

www.kitabmart.in

مولانا و مقتدانا السید علامہ حسنین صاحب کی جدّ اعلیٰ صاحب تحفہ کے استدلال کو باین عنوان تشئید المطاعن مین باطل فرمائین۔ کہ جن کا کچھہ جواب نہو۔ اور عزیز دھلوی کی اذناب و اخلاف وہی مضمون مردود مولوی عبّاس حسین صاحب ممدوح کے سامنے بغرض جواب پیش کرین۔ کسی سُنی کو یہہ استحقاق نہین ہے کہ تحفہ سے مضمون لیکر شیعہ کے سامنے پیش کرے۔ کیونکہ بقول مشہور۔ جو کیا رگفتی نگویا رہا۔ بحمد اللہ مولف صاحب نے جو دہوکہ سے دعوائے تفرد کرکے اپنا نیا رنگ جمایا تہا اوسکو ہمارے ترشی کلام نے ایسا اوڑا دیا کہ جیسے صیقل زنگ آلود لوہے کو صاف کر دیتی ہے۔

تنقیح دوم

یہہ کہ معاملۂ فدک ایسا بے وجود و غیر وقوعی ہے کہ جسپر کوئی تنازعہ نہین ہوا اور محض شیعہ کا ساختہ و افترائی مضمون ہے

مخاطب صاحب قصہ فدک کو رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۲) سطر (۹) مفتریات شیعہ سے قرار دیتے ہین اور حاشیہ صفحہ پر لکھتے ہین کہ قصہ فدک علمائے اہلسنت کے نزدیک محض بے اصل ہے۔ اہل عقل غور فرمائین کہ اگر مابین سیدہ و ابوبکر صاحب امر فدک مین کوئی نزاع واقع نہ ہوا تھا تو حدیث نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ کے پیش کرنے خلیفہ صاحب کو کیون اور کیا اور کسجگہ ضرورت داعی ہوئی تہی۔ کتب اہلسنت مین بحوالہ ابوبکر حدیث مذکور کا نقل ہونا خود اسبات پر دلالت کرنے والا ہے۔ کہ کسی نزاع وراثت مین

www.kitabmart.in

ابوبکر صاحب کو اس حدیث کی بیان کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی ہر چند کہ معاملہ فدک کو اکثر بلکہ تمامتر مورخین ومفسرین ومتکلمین سنیہ نے نقل فرمایا ہے مگر حقیر اسجگہ بر سبیل اختصار دو تین علمائے اہلسنت کا بیان نقل کرتا جاتا ہے جن کے معتمد ہونے مین کسی سنی کو جائے کلام نہین شاہصاحب تحفہ کے باب دہم مین ابوبکر صاحب کی بارہوین طعن کا اسطرح جواب دیتے ہین کہ شیعہ جو کہتے ہین کہ ابوبکر فاطمہ را از ترکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پدر او بود میراث نداد - پس فاطمہ گفت اے پسر ابوقحافہ تو از پدر خود میراث گیری ومن از پدر خود میراث نگیرم کدام انصاف است و در مقابلہ فاطمہ بروایت یک کس کہ خودش بود احتجاج نمود - وگفت کہ من از رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدہ ام کہ میفرمود کہ با مردم کہ فرقہ انبیا ء باشیم نہ از کسی میراث میگیریم ونہ کسی از ما میراث میگیرد - حالانکہ این خبر صریح مخالف نص قرآن است - و یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین زیراکہ این نص عام است شامل است نبی وغیر نبی را ونیز مخالف نص دیگر است کہ وورث سلیمان داؤد - وھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب - پس معلوم شد کہ وارث انبیاء ہم می شوند واز ایشان ہم وارثان ایشان میراث میگیرند - جواب ازین طعن آنکہ ابوبکر منع میراث از فاطمہ محض بہ جہت شنیدن این نص از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نمود نہ از جہت عداوت فاطمہ - شاہصاحب تمام طرز طعن کو تسلیم فرماکر جوابدہ ہوئے ہین - کہ ابوبکر نے کسی عداوت کیوجہ سے فاطمہ کو ورثہ سے محروم نہین کیا - بلکہ محض حدیث کے سننے سے اس عبارت سے پورے

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

طور پر واضح ہوگیا - کہ مقدمہ وراثت دائر ہوا آیہ یوصیکم اللہ و دیگر آیات دالہ
وراثت پر بحث ہوئی خلیفہ نے اپنی سُنی ہوئی حدیث پر عمل کرکے مقدمہ ارث کو
ڈسمس کیا - کوئی جاہل دنیا مین ایسے معاملہ کو بے اصل وافترا شیعہ بتلا سکتا ہے
نہین ہرگز نہین - اس معاملہ کو وہی غیر قومی کہہ سکتا ہے کہ جسنے نہایت اہتمام
سے حق پوشی و ناحق کوشی پر دوہرے پٹکے سے بہت مضبوطی کے ساتھہ کمر باندھ
لی ہو - اور سُنئے شاہ عبدالحق محدث دہلوی ترجمہ مشکواۃ مین لکھتے ہین

وشکلترین قضیہ معاملہ فاطمہ زہرا است زیرا کہ اگر بگویم کہ وی جاہل بود باین سنت (یعنی عدم وراثت
انبیاء) بعید است اگر التزام کنیم کہ شاید اتفاق نیفتاد او را استماع این حدیث از آنحضرت مشکل تر میشود
کہ بعد از استماع این حدیث از ابوبکر و شہادت صحابہ بدان چگونہ
قبول نکرد - و در غضب آمد و اگر غضب پیش از استماع حدیث بود چرا بر گشت

از غضب تا آنکہ امتداد کشید و تا زندہ ماند مہاجرت کرد ابوبکر را انتہی تعجب ہے
کہ جس معاملہ کو باین عبارت واضحہ شاہ صاحب و عبدالحق صاحب درج کتب
کرین وہ بے اصل محض و افترا شیعہ بیان کیا جاوے - اہلسنت کو لازم ہے
کہ ایسے لغو گو اور کاذبون کے بیانات واہی پر کبھی اعتنا نکرین اون کی نسبت
یہہ ہی خیال کرلین کہ اپنا پیٹ پالنے اور خلایق کے گمراہ کرنے کی غرض سے
گنوارون مین بیٹھکر جہوٹے طوفان بکنے والے ہین چونکہ معاملہ فدک بقول
شاہ عبدالحق صاحب ایک معاملہ مشکل و قضیہ لاحل ہے - لہذا علماء اہلسنت کا
ابوبکر کو منع ارث سے بطرح بچانا مشکل ہوگیا - تب یہہ سوجہا کہ اصل معاملہ کو
وجود ہی سے انکار کردیا جاوے تاکہ ابوبکر سنگ مطاعن کے بوجھہ سے بچ جائین

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

مگر اب باتین بنانے سے کیا ہوتا ہے۔ واقعات گذشتہ تاریخ نویسون کے قلم سے نکل گئے۔ مناظرین کے بحث مین ایک ایک بات سو سو دفعہ چھیڑی گئی۔ اب علاوہ اس کے اور کچھ نہین ہو سکتا۔ کہ دل کو مسوس اپنے بازون کو کوس کاٹ کر چپ ہو رہین۔ جتنے جتنے وقت نظر کرین گے اوسیقدر دام کلام مین پہنسے جاینگے۔ بحمد اللہ جو تقریر کہ مولف صاحب نے کی تھی وہ اون کے گلے کا پہندا اس عنوان سے ہوگئی۔ کہ ہزار ناخن تدبیر گہساین۔ مگر انشاء اللہ ایک گرہ کہول سکین گے۔ معاملہ فدک کو اگر سوائے مولف صاحب کوئی بے اصل و افتراء شیعہ بیان کرتا تو مین اوسی کو بے اصل و وجود و مفتری کہدیتا۔

تنقیح سیوم

انبیاء کے متروکات سوائے علم و حدیث اور کچھ نہین ہوتے۔ جناب فاطمہ علیہا السلام کا وراثتاً باجلاس ابوبکر صاحب مقدمہ دائر کرنا اون لوگون کے نزدیک جو کہ سیدہ کو نیک و پاک و الواث خود غرضی سے صاف و مبرا جاننے والے ہین بلا حجت و تکرار اس بات کا یقین دلانے والا ہے۔ کہ متروکات انبیاء ضرور ہوتے ہین۔ اور اون کے وُرثا شرعی اپنے اپنے سہام اسطرح پاتے ہین۔ جیسے کہ جمیع مخلوقات الٰہی کی اولاد اپنے مورثان سے بہرہ یاب و منتفع ہوتے ہین۔ اگر بخلاف آیہ یوصیکم اللہ جسمین بیٹے کے دو حصہ اور دختر کا ایک حصہ مقرر کیا گیا ہے نبیون کے مال مین احکام وراثت جاری نہ ہوتے۔ تو کبھی یقین نہین کیا جا سکتا کہ

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

جناب فاطمہ باین زہد و پرہیزگاری اموال تصدقات کے اکتساب مین جوکہ اونپر قطعی حرام تھا کوشش فرماتین اور نہ جناب امیر علیہ السلام جیسا اعلم الناس آیات قرآن سے احتجاج فرماکر حسب روایت مسلم و بخاری بقول عمر ابوبکر کو اسی مقدمہ مین فیصلہ خلاف مراد سیدہ دینے سے کاذب غادر و خائن فہرہا سمجھتے۔ اکثر کتب اہلسنت مین لکھا ہے کہ جب فاطمہ و خلیفہ صاحب مین نفی و اثبات وراثت انبیا کا جھگڑا پیش ہوکر سخت محاجہ رو بکار ہوا۔ تب حامل علم اولین وآخرین و ثقل ثقلین و قرآن ناطق یعنی امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابوبکر خلاف قرآن کیون کج بحثی کر رہے ہو۔ غریب و امیر و شاہ و وزیر و نبی و شقی سب کی اولاد نے اپنے مورثون کا ترکہ پایا ہے۔

چونکہ مجھکو اختصار مدنظر ہے۔ لہذا کنزالعمال کے جوکہ عندالسنیہ معتبر ہے بتائید مضمون بالا عبارت پیش کرتا ہون۔

عن ابی جعفر قال جاءت فاطمۃ الی ابی بکر تطلب میراثھا وجاء عباس ابن عبد المطلب یطلب میراثہ وجاء معہما علی فقال ابوبکر قال رسول اللہ صلعم لانورث ما ترکناہ صدقۃ فقال علی وورث سلیمان داؤد وقال زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب قال ابوبکر ھو ھکذا وانت واللہ تعلم مثل ما اعلم فقال علی ھذا کتاب اللہ ینطق فسکتوا وانصرفوا۔

درحالیکہ حضرت امیر نے حسب تسلیم صاحب کنزالعمال وراثت انبیا کا

www.kitabmart.in

قرآن سے ثبوت دیکر سیّدہ کے بیان کو تقویت دی تو کیا اجگہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت امیر نے اغراض ذاتی کو دخل کر بخیال انتفاع سیّدہ آیات قرآنی کی تعبیر خلاف مقصود خدا کی۔ رسول پاک ہدایت امت کیلئے دو چیزیں چھوڑیں ایک قرآن اور دوسرے اہلبیت۔ سردار اہلبیت کہیں کہ اس آیت کی یہ معنی ہیں۔ اور اجنبی لوگ اوس کے خلاف بتلائیں۔ تو اب امت کو کسکا اتباع کرنا چاہئے۔ آیا واقف اسرار قرآن کا یا ادن لوگوں کا جو حسب تصریح کتب سنیّہ بسم اللہ والحمد اللہ وسبحان اللہ کے بھی معنی نجانتے تہے۔ (دیکھو رسالہ تقریر دلپذیر مؤلفہ حقیر) حضرت امیر کے استدلال پر وہ ہی شخص نکتہ چینی کرسکتا ہے جسکو عقل وایمان سے اصلا بہرہ نہ ہو اور جسنے بقول مولوی روم ؎

تو بتاریکی علے را دیدہ		زان سبب غیری برو بگزیدہ

حضرت امیر کو احول چشمہ ہوکر دیکہا ہو شاہ عبدالعزیز صاحب بحث شعہ میں لکھتے ہیں کہ (ہر کہ غزوہ خیبر را تاریخ تحریم متعہ گوید گویا دعوائے غلطی در استدلال لغوی می کند واین دعوی شاہد جہل وحمق اوست)۔ پس جبکہ حسب تسلیم عظمائے سنیّہ حضرت امیر مستدل بوراثت انبیاء ہوئے ہیں تو اوس استدلال پر چون وچرا کرنیکے یمین وشمال جانا بقول شاہصاحب جاہل واحمق بنناہے۔

اب میں اس معاملہ کی اصل حقیقت بیان کرتاہوں تاکہ ہر شخص کے ذہن نشین ہوجائے۔ فدک زمانہ حیات رسول صلعم سے بروئے ہبہ زیر قبضہ سیّدہ تھا۔ جبکہ ابوبکر خلیفہ ہوئے تو اونکو یہ فکر پیدا ہوا کہ ایک لاکہ چوبیس ہزار سالانہ

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

آمدنی کا بدستِ اہلبیت رہنا ہماری اون تدابیر و پیشبندیون کے خلاف جوکہ خاندانِ نبوت کے مٹانے مین کیگئی ہین - اگر یہہ کثیر التعداد آمدنی اون کے ہاتہہ مین رہی خود تو کہانا جانتے ہی نہین سب للہ فی اللہ دلاکر لوگون کے طبائع کو اپنی طرف ایسے کہینچے رہین گے - جیسے مقناطیس لوہے کو - تاوقتیکہ اون کی قوتِ تمول نہ گھٹے گی خلایق کا میلان خاطر نہ جائے گا - یہہ منصوبہ کرکے عاملان و کارندگانِ سیدہ کو تبدیل کرکے داخل خالصہ کرلیا - سیدہ نے اس مداخلت بیجا کی واقع ہونے سے بحضور خلافت مآب استغاثہ پیش کیا - کہ عطیات خدا و رسول کو کیون ضبط کیا جاتا ہے -

ابوبکر صاحب نے اوس مقدمہ کو قطعی ڈسمس کردیا - اور سند یعنی ہبہ نامہ جو پیش کیا گیا تہا اوس کو حضرت عمر نے چاک کرکے پہینکدیا -

دیکہو تشیید المطاعن مطبوعہ مطبع مجمع البحرین کے صفحہ کا حاشیہ جسپر بروایتِ اہلسنت شق ہبہ نامہ کا تذکرہ ہے - جبکہ یہہ بوجہہ نا موزونیِ مسموع ہوا تب آپنے فرمایا کہ مین ہر طرح مالک ہون - میرے مالکانہ استحقاق مین تمہاری توجیہات کارآمد نہ ہونگی - ہبہ اگر تمہارے نزدیک صحیح و جایز نہین ہے تو مین اپنے باپ کے متروکات کی وارثہ ہون - سیدہ جانتی تہین کہ اب کوئی موقعہ گفت و شنید مخالفین کو نہ ملے گا - مگر وہان کیا دیر ہے ذرہ کل ہلائی اور تابنے پیتل کے برتنون کیطرح خدیشین ڈہل گئین - خواجہ خلیفہ صاحب نے فرمایا کہ آپ کیسی وراثت لیتی ہوئی بہر رہی ہین - آپکو یہہ ہی

www.kitabmart.in

خبر ہے کہ نبیون کے وارث محروم قرار پاچکے ہین۔ آپ کے باپ کے متروکات اون کی اولاد پر حرام ہین۔ اور ہم صاحبون پر حلال۔ سیدہ نے فرمایا کہ کمال تعجب ہے کہ میرے والد بزرگوار ہر طرح کے مسائل مجھکو سمجھا گئے اخبار آئندہ وفتن وحوادث کی خبر دیگئے۔ مگر اس اہم مسئلہ کو جسکا نفع وضرر میری ذات سے بالخصوص تعلق رکھتا ہے۔ چھپائے رکھا کبھی ظاہر نکیا۔ سوائے تمہارے کوئی اور بھی شہادت دیسکتا ہے۔ کہ حضرت نے ایسا ایسا فرمایا ہے۔ ابوبکر نے جواب دیا کہ کسی کے سامنے حضرت نے نہین فرمایا فقط مجھسے تخلیہ مین بذیل دیگر راز و نیاز کے فرماگئے تھے۔

عندالسنیہ یہہ بات مسلم ہے کہ ابوبکر اظہار حدیث مین متفرد تھے۔

چنانچہ صاحب ابوبکر کے بارہوین طعن مین لکھتے ہین۔ (۱) چون این خبر را (یعنے نحن معاشر الانبیاء) ابوبکر خود شنیدہ بود صاحب تفتیش از دیگرے نداشت۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی ہدیۃ الشیعہ مین لکھتے ہین کہ ابوبکر سے اسواسطے کہا تھا کہ اونکو اپنی خلافت مین ایسے پیچیدہ مقدمہ کا فیصلہ کرنا تھا۔ بس اسیواسطے ظاہر کردیا تھا۔ کہ ایسے قسم کے مقدمہ فیصل کرنے مین اون کو وقت واقع نہ ہووے۔ اور بدیہہ شرک ہوکر فیصلہ صادر فرمادیوین محمد قاسم صاحب نانوتوی اک عجیب بات اسی سلسلہ مین لکھتے ہین۔ فرماتے ہین کہ جب سیدہ ورثہ پدری سے محروم ہوئین۔ تو مدینہ مین گھر گھر غل پڑ گیا اس سے واضح ہوتا ہے کہ قبل از قضیہ وراثت جملہ سکنائے مدینہ بالعموم اس سے ناواقف تھے کہ انبیاء کے ورثا ترکہ پانے سے محروم کئے گئے ہین۔ غرضکہ اس مین کوئی

www.kitabmart.in

شک نہین ہوسکتا کہ نفی وراثت کی حدیث بیان کرنے مین ابو بکر صاحب کی تنہا یادداشت نے کام دیا۔

حاصل ہو نکہ مقدمہ ہبہ جو کہ اصل اصول منازعہ ہے اوسنے اہلسنت کو ایسا دائرہ ضیق مین پھنسا یا ہے کہ اوسکے جواب دہی سے قطعاً بند دہن ہین۔ لہذا شاہ صاحب نے لاچار ہو کر تحفہ مین لکھدیا کہ شیعہ جو دعوی کرتے ہین کہ فاطمہ علیہ السلام نے مقدمہ ہبہ رجوع کرکے حضرت علی و ام ایمن و حسنین سے گواہی دلائی۔ یہہ بالکل غلط ہے۔ دعوائے ہبہ از حضرت زہرا و شہادت دادن حضرت علی و ام ایمن یا حسنین علی الاختلاف الروایات در کتب اہلسنت اصلا موجود نیست محض از مفتریات شیعہ است۔ شاہ صاحب بھی آفتاب پر خاک ڈالتے ہین سیاہ اندھی ہین۔ بدیہات اولیہ سے انکار کردینا گویا اونکا عین مذہب ہے نہ معلوم اس شخص نے کیون دہوکہ دہی پر کمر باندھکر سنیون کو مغالطہ دیا ازدہ ۲ کتب معتبرہ اہلسنت مین بہ تفصیل ماتمر لکھا ہے کہ جناب سیدہ ہبہ کا دعوے پیش ہوا۔ علی و ام ایمن و حسنین نے وقوع ہبہ پر گواہی دی۔ خلیفہ صاحب نے بعد سماعت شہادت حکم دیا کہ عدد ایک مرد مین اور ام ایمن ایک عورت ہے حسنین ایک چہوٹے بچے ہین ڈگری کے لئے یہہ شہادت ناکافی ہے۔ آنسوا آنزو ۲۵ کتابون مین درج ہین۔ مگر شاہ صاحب وہی مرغ کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہین۔ کہ افتراء شیعہ ہے افسوس ہے دانشمندان اہلسنت پر کہ ایسی یاوہ گو آدمی کی تحریر کو سچا سمجھکر کہین جائین کہ شاہ صاحب بہادر نے

www.kitabmart.in

یہ لکھا ہے اور یہ لکھا ہے۔ جو شخص اتنی کثیر التعداد کتب کی تحریر سے
انکار کرے گا اور غلط دکھلائی دے گا اس طرح عالم میں لکھنے کی قابلیت نہیں
پا سکتا۔ اگر تجربہ دیدہ کنندہ کہا جا سکتا ہے۔ حقیر نے ہبہ کی بحث کو
رسالہ تقریر ولید بیزین میں بہت صفائی سے بیان کیا ہے۔ جو صاحب
ملاحظہ فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ بہت لطف اٹھائینگے۔ بیس ۲۰
کتابوں میں حال دعوائے ہبہ و شہادت درج ہے۔ ان کی [illegible]
سے تفتیش [illegible] جناب مولانا مفتی السید محمد قلی صاحب اعلی اللہ مقامہ
نے کتاب تشیید المطاعن جلد [illegible] مطبع مجمع البحرین لدھیانہ صفحہ ۲۲۹ پر
نقل فرمائی ہے جسکو اشتباہ ہو دیکھ لیوے۔ منجملہ کتب مذکورہ چند
دو چار کتابوں کے نام لکھے جاتے ہیں تا کہ [illegible]
ایسے ایسے علمائے جلیل الشان نے دعوائے ہبہ کا ذکر کیا ہے جنکو
شاہ صاحب [illegible] معنی قاضی القضاۃ ۔ نہایۃ العقول
[illegible] فصل الخطاب مواقف۔ شرح مواقف [illegible] وغیرہ
ہر گاہ اتنی کثیر التعداد کتب میں مقدمہ ہبہ و گواہی گواہان موجود
الصدر کا ذکر ہے تو کیا انصاف پسند صاحبان اس بات کا یقین کر سکتے
ہیں کہ فاطمہ نے ایسا دعویٰ بارگاہ عدالت میں کیا جو فی الواقع سچا تھا اور علی اور
حسنین علیہم السلام نے [illegible] بالکل ناجائز جھوٹی گواہی دی
پس شاہ صاحب کا ہبہ سے انکار کرنا اور مولف صاحب کا معاملہ ہبہ
سے اصل و انکار [illegible] لکھنا صاف دلالت کرتا ہے کہ ہر دو صاحبوں

www.kitabmart.in

سوائے عداوت و مخالفت اہلبیت امر دیگر مرکوز طبیعت نہین - اگر بقول مولف
صاحب یہہ معاملات قطعاً ساختہ شیعہ ہین - تو بروایت مسلم و بخاری و دیگر
کتب سنیہ سیدہ ابوبکر صاحب سے کیون ایسی ناراض ہوئین کہ جبتک
زندہ رہین کلام نکیا اور وصیت کی کہ ابوبکر میرے جنازے پر نہ آئے جسکو
شاہصاحب بھی تسلیم کرکے لکھتے ہین کہ یہہ وصیت غایت تستر و حیا سے
واقع ہوی تھی - نکہ بغض و عداوت سے سب سے قطع نظر کرکے اہل
انصاف سے پوچھا جاتا ہے کہ اگر ابوبکر سے کوئی امر خلاف رضامندی
سیدہ واقع نہ ہوا تھا تو بقول شاہصاحب عبدالحق صاحب و دیگر مورخین
حضرت ابوبکر دروازہ سیدہ پر جاکر کیون معذرخواہ ہوئے تھے - کیا مطابق
شرع و موافق حدیث رسول حکم دینے والے شخص کے ذمہ یہہ بات بھی لازمی
ہے کہ مستغیثون کو منانا پھرا کرے - ابوبکر صاحب کا دروازہ اہلبیت پر جانا
عجیب لطف کا رنگ دکھانے والا ہے -

اسبارہ مین ضعیف نے رسالہ تقریر دلپذیر مین بالکل نئی طرح کی گفتگو کی ہے
انشاءاللہ تعالے جو صاحب ملاحظہ فرمائینگے - تازہ پھولون کے دماغ پسند
خوشبو سے معطر ہوجائینگے -

الحاصل اس تنقیح مین یہہ بحث ہے کہ آیا متروکات انبیاء مین وراثت مالی
ہوتی ہے یا نہین - لہذا اوسکی تحقیقات کی طرف متوجہ ہوتا ہون - میرے
اور نیز اون سب کے نزدیک جو کسیقدر بھی پاس و ادب اہلبیت ملحوظ رکھتے
ہین سیدہ کا دعوائے ہبہ و وراثت کرنا اور علی و ام ایمن کا وقوع ہبہ پر گواہی

دینا اور پہر عند التنازع وراثت حضرت امیر کا آیات قرآن سے وراثت انبیاء پر استدلال
کرنا بلا حجت وانکار اس بات کا یقین دلانے والا ہے کہ رسول مقبول نے ضرور
سیّدہ کو فدک ہبہ کیا تھا۔ اور رو برو ے ابو بکر صاحب مقدمہ ہبہ کے بیان کرنیوالے
وہ بالکل صحیح البیان تہیں اور گواہان ہبہ نے سچی گواہی دی تہی۔ اور بحث وراثت
مین سیّدہ بر سر حق تہین اور حضرت امیر قرآن پاک سے وراثت انبیا کی ثابت
کرنے مین راستی پر تھے۔ طمع ولوث ذاتی کو اوس مین ہرگز دخل نہ تھا۔ جو لوگ
کہ سیدہ کو اہل نفسانیت سے جان کر اون کے دعوی کو محمول بطمع کرتے ہین
جیسا کہ مولوی خلیل احمد صاحب مدرس دیوبند مولف ہدایات الرشید نے
لکہا ہے کہ جناب فاطمہ نے بہ جوش نفسانیت یہہ دعوی پیش کیا تھا وہ البتہ
بخیال حفظ ابو بکر یہہ کہہ سکتے ہین اور کہتے ہین کہ سیدہ نے خواہ جہالت یا طمع
نفسانی سے یہہ دعوی دائر کیا تھا۔ آیہ یوصیکم اللہ کو جناب سیدہ کا دلیل وراثت
مین پیش کرنا خود تبلا رہا ہے کہ وہ باعتقاد خود اوسکو عام خلایق پر موثر سمجھتے
ہین پس فاطمہ کا دعوی کرنا ہمکو یقین دلانے والا ہے۔ کہ متروکات انبیاء
مین نفاذ وراثت ہوتا ہے۔ علاوہ ازین آیات قرآن پاک وَوَرِثَ
سلیمان داؤد و رَبِّ هَبْ لِی مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَ
يَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ کی تفاسیر مین علمائے اہلسنت قائل بوراثت
مال ہوئے ہین۔ تفسیر بیضاوی و تفسیر کشاف زمخشری و ربیع الابرار
و بغوی و تفسیر معالم التنزیل و تفسیر بحر المعانی و تفسیر مدارک و کتاب حیٰوۃ الحیوان
وغیرہا مین لکہا ہے۔ کہ جناب سلیمان علیہ السلام کو حضرت داؤد کے

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

متروکات سے سوائے دیگر اموال و متاع کے ایک ہزار گھوڑے ملے تھے تمام کتب و تفاسیر کی عبارت نقل کرنا موجب طوالت سمجھکر فقط بیضاوی شریف کی عبارت جسکو اہلسنت نہایت معتبر جانتے ہیں۔ نقل کئے دیتا ہوں تاکہ حضرات کو کچھہ تو یقین پیدا ہو کہ انبیا بہی وراثت رکھتے تھے۔ اور ورثا نے اون کی وفات کے بعد ورثہ پایا ہے۔ بیضاوی بذیل تفسیر قولہ تعالیٰ الخ

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ رقمطراز ہوئے ہیں۔ رُوِيَ اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَزَا دِمَشْقَ وَنَصِيْبِيْنَ وَاَصَابَ اَلْفَ فَرَسٍ وَقِيْلَ اَصَابَهٗ اَبُوْهُ مِنَ الْعَمَالِقَةِ فَوَرِثَهَا مِنْهُ فَاسْتَعْرَضَهَا اِلٰى اٰخِرِهٖ دیگر کتب و تفاسیر کی عبارات بہی مثل عبارت متذکرۂ بالا ہیں لیجئے۔ نحن معاشر الانبیاء کو دیمک چاٹ گئی۔ اگر تمام انبیاء کے ورثاء متروکات پدری سے محروم رہے۔ اور رسولان ماسلف کوئی چیز پس از وفات خود نہ چھوڑتے۔ تو بقول مفسرین مذکور الصدر حضرت سلیمان ایک ہزار گھوڑے ترکہ پدری میں کیونکر پاتے۔ جناب خلیفہ اول سے بڑی غلطی ہوئی کہ اونہوں نے اور نبیوں کو بہی ساتھ گھسیٹ لیا۔ اگر اسطرح فرماتے کہ حضرت نے مجھسے فرمایا تھا۔ چونکہ میں خاتم النبیین ہوں لہذا مجھکو بارگاہ عزت سے یہہ شرف حاصل ہوا ہے کہ جو ترکہ چھوڑ جاؤں اوسمیں اجراء احکام وراثت نہ ہوگا۔ بلکہ بذیل تصدقات سوائے ہمارے خاندان کے دیگر مومنین پر حلال سمجھا جائیگا تو کسقدر مقلدان ابوبکر کا کام چل سکتا تہا۔ نتیجہ یہہ ہوتا کہ نہ علی انبیاء

www.kitabmart.in

حامیوں کے وراثت کا قرآن سے حوالہ دیتے اور نہ ہم بہ ثبوت وراثت مالی
بیضاوی و دیگر تفاسیر کے اوراق اولٹ پلٹ کرتے۔ اور سنئے حضرت
حسن بصری جو کہ صوفیوں کے پیر مغان ہین آیہ وانی بدایہ دورث سلیمانکی
تفسیر مین وہ بہی وراثت مالی کے قایل ہوئے ہین۔ دیکہئے جناب مولف
ان معزز لوگون کی نسبت کیا فتویٰ دیتے ہین۔ غالبًا یہہ ہی کہین گے
کہ آدمی تو معتبر تہے مگر نہ معلوم کیون بہک گئے۔ یا یہہ کہدین کہ شیعہ نے
موقعہ پاکر ہماری کتابون مین اپنی مفید مطلب لکہدیا ہے حامیان ملت
سنیہ بہت کوشش کررہے ہین کہ کسی حیلہ و تدبیر سے ابوبکر صاحب مصئون
عن القدح ہون اور جناب سیدہ پر الزام آجائے۔ مگر بقول سعدی سالہا کو
کیا آنچ۔ جسقدر توجیہات بیجا و فضول و لاطایل پیش کرینگے اوسیقدر اسیر
کمند بلا ہوتے جائینگے۔ ہائے افسوس حضرت عائیشہ کا بہی خیال نہین کرتے
کیونکہ بقول سنیہ وہ بہی مثل سیدہ متروکات نبوی کے مدعیہ ہین اگر فاطمہ پر
حرف آیا تو عائشہ صدیقہ مجتہدہ اور عثمان غنی سات سمندر پار اوترکر نہ معلوم کس
جزیرہ مین پہونچ جائینگے۔ بوکالت حضرت عثمان جناب بی بی صاحبہ آپ بہی اپنے
حصہ کی طلبگار ہوئی تہین۔ بخاری شریف مین درباب حدیث بنی النضیر سارا
قصہ مذکور ہے کہ عائشہ کے بہیجے ہوئے عثمان خلیفہ ابوبکر کے پاس آئے کہ
میری موکلہ کا ترکہ نبی مین آٹہوان حصہ ہوتا ہے۔ اوسکو دلوائے ابوبکر نے
اونکو بہی وہ ہی حدیث سنائی۔ جو سیدہ کے سامنے بیان کی تہی۔ تعجب ہے
کہ نبی صاحب تمام دنیا کے قصہ عائیشہ سے تخلیہ مین بیان کرگئے۔ مگر کبہی اسکا ذکر

www.kitabmart.in

نفرمایا کہ ہماری وراثت تم پر حرام ہے۔ کاش بحکم وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ
حضرت تبلیغ احکام الٰہی مین کوتاہی نفرماتے۔ اور محبوب بی بی سے حرمت وراثت
اظہار کرجاتے۔ تو انکی پیاری البتہ کو وہ ندامت نہوتی۔ جو مقدمہ ہارتے وقت
کسی فریق مقدمہ کو ہوا کرتی ہے۔ سب سے زیادہ عجب اسکا ہے کہ جب عائشہ
دیکھ چکی تہین کہ فاطمہ بڑی طولانی بحث کے بعد مقدمہ ارث مین ناکامی حاصل
کرچکی ہین۔ تو انہون نے کس برتے پر مقدمہ دائر کیا تھا۔ اور عثمان صاحب نے
کس حوصلہ پر وکالت نامہ تصدیق کرایا تھا۔ شاید باوا کی چچی کو گہر کی حکومت سمجھکر
ایسا کرنے کی جرأت ہوئی ہو۔ سچی بات یہہ ہے کہ نہ کہین بی بی عائشہ نے دعوی
کیا اور نہ عثمان وکیل بنکر کچہری مین گئے یار لوگون نے ابوبکر کی عزت بڑہانے
کے لئے ایک مضمون گڑہ دیا ہے کہ وہ ایسی پاک وصاف تہی کہ فاطمہ تو بچاری
خود رہین عائشہ کا ہی پاس نکیا۔ اور کورا جواب دیدیا اگر کہا جائے کہ سیدہ کے
ساتہہ مخالفت تہی اس جہت سے فدک ندیا تو عائشہ سے کیا خصومت تہی
جس کے دعوی کو سماعت کیا۔ اس مضمون کا بناوٹی ہونا خود ظاہر ہے۔
ایک مدعی کا دعوی خارج ہوکر مسل داخل دفتر ہو رہی ہے اور دوسرا اوسی بناء
رد شدہ پر عرضیدعوی لئے ہوئے عدالت کے دروازہ کو جہانک رہا ہے۔
بہلا یہہ بات کسیطرح ہی سمجھہ مین آسکتی ہے۔ اور اگر دعوائے عائشہ کو صحیح
مان لیا جائے تو اقرار کرنا پڑے گا کہ صدیقہ محترمہ ہی اباجان کو نقل نحن معاشر
الانبیاء مین کچہہ سہبت سچا نہ جانتی تہین۔ اگر راست گو سمجھتین تو بفور اخراج
دعوائے فاطمہ دبان بیٹین کہ میان والد ماجد سے کہہ گئی ہونگی۔ کہ ہمارا کوئی

www.kitabmart.in

وارث نہین ہے عایشہ کے دعویدار ہونے سے سخت شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ عایشہ ابوبکر کو نقل حدیث مین جھوٹا جاننے والی نہ تہین -

حقیر نے اس بحث کو رسالہ سجادیہ مین جسکے جواب سے تمام ہندوستان کے علماء سنیہ عاجز ہوچکے ہین عجیب وغریب طرز سے بیان کیا ہے - رہی آیہ دوم یرثنی ویرث منہ ال یعقوب اوسکی تفسیر مین بہی مفسرین اہلسنت نے وراثت مال ہی سے مراد لی ہے سدی ومجاہد وشعبی وبغوی وابن جریر وحسن بصری وضحاک وفخر رازی اسکے قائل ہوئے ہین کہ اغلب رائے یہ ہے کہ حضرت زکریا نے ورثہ پہونچنے کیلئے بیٹی کی خدا سے خواہش کی ہو عبارت معالم التنزیل نقل کیجاتی ہے - قَالَ الْحَسَنُ مَعْنَاہُ یرثنی مَالَ - شاہصاحب نے اسجگہ قوت عقل سے عجیب دہوکہ آمیز گفتگو کی ہے - فرماتے ہین کہ اس آیت مین مال واثقال سے مراد نہین بلکہ نبوت سے ہے - چنانچہ لکہتے ہین کہ مراد وراثت منصب است کہ اشرار بنی اسرائیل بعد از من بر منصب نبوت مستولی گشتہ مبادا کہ تحریف احکام الٰہی وتبدیل شرائع ربانی نمایند وعلم را محافظت نکنند - وبدان عمل نہ آرند - کیا خوب دعا ہے کہ مجہکو بیٹا عنایت کر جو مہمات نبوت کی پوری نگہداشت کرے ایسا نہ ہوکہ فاسقین وفاجرین غلبہ پاکر شریعت کو درہم وبرہم کردین - اہل عقل غور فرماتین کہ نبوت بہی ایسی چیز ہے جسپر بلا حکم خدا کوئی شخص متصرف ہوکر دین کو تباہ وبرباد کردیوے - اگر حضرت زکریا کے بیٹا پیدا نہ ہوتا تو کیا امر رسالت معطل رہکر دین خدا ظالمون کے پنجہ مین پہنس جاتا - حضرت

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

زکریا علیہ السلام حسب عقیدۂ شاہصاحب اتنا ہی نجانتے تھے کہ بحکم لاینال عہدی الظالمین منصب امامت و نبوت ظالمون کو نہین پہونچ سکتا۔ یہہ عہدہ خداداد ہے جسکو اللہ اوسکے قابل دیکھتا ہے عنایت فرماتا ہے اگر بقول شاہصاحب یہہ دعا اسی معنی پر واقع ہوئی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے خدا کو ہدایت کی اور بیدار کیا کہ مجکو بیٹا عنایت کر ورنہ نبوت پر غاصب ستمگر مسلط ہو جائینگے۔

افسوس ہے کہ شاہصاحب نے بضد و عداوت سیدہ آیہ وارثت کے ایسے معنی بیان کئے کہ جس سے ایک اولوالعزم نبی کی معرفت مین بڑا بھاری دہبہ لگتا ہے۔ الفاظ دعا یہہ ہین کہ یَرِثُنِی وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ یعنی وہ مولود جس کے عنایت کرنے مین استدعا کرتا ہون۔ مجسے ورثہ لے اور آل یعقوب سے لے۔ تو کیا نبوت کے اجزا اور حصہ ہوا کرتے ہین۔ کہ کچھہ اس گھر سے اور کچھہ اوس گھر سے لیجائے۔ یہہ بات ہرگز نہین۔ بلکہ اصل حقیقت یہہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام پیر خمیدہ پشت ہوگئے تھے اور اونکی زوجہ گرامی سن یاس کو پہونچ چکی تھین جس سے زاد و ولد بظاہر بعید تھا ایسے وقت مین بحالت مایوسی اونہون نے دعا کی تھی تاکہ باقیات الصالحات سے تمتع اوٹھائین اور اون کی املاک و جائداد جو کہ تمامی شرعی ذمہ داریون سے پاک و صاف تھین اشرار و فجار کے ہاتھہ مین نہ پڑین مال حلال کی حفاظت مین دعا، و تدابیر شائستہ سے کوشش کرنا معیوب نہین بلکہ ممدوح ہے۔ پس واضح ہوگیا کہ انبیاء کے متروکات بھی ہوتے ہین۔

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

اور اون مین اجرا وراثت بہی ہوتا ہے - اور سیدہ کا دعوی جائز طور پر ہوا تھا - اور خلیفہ ابوبکر نے نحن معاشر الانبیاء کے بیان کرنے سے سیدہ کے حقوق واجب تلف کرڈالا -

تنقیح چہارم

(آیہ یوصیکم اللہ نبی و غیر نبی دونون پر شامل ہے یا کہ نفس نبی اوس سے مستثنے ہے -)

اس آیت کی نسبت شیعہ یہہ کہتے ہین کہ اولاد نبی و غیر نبی بموجب آیت اپنا اپنا حصہ مورثون کے ترکہ سے پا سکتے ہین - خدا نے دختر و پسر کے حصہ کی تعداد اس مین بتلادی ہے - سُنی صاحب یہہ فرماتے ہین کہ اس آیت کا انبیاء سے تعلق نہین امت کو حکم دیا گیا ہے کہ تقسیم ترکہ اسطرح کرنا چاہیئے - اہل انصاف کے سامنے فریقین کا ثبوت دکہلایا جاتا ہے - عاقل لوگ بمعائنہ دلایل فریقین نتیجہ نکال لیوین کہ آیت کا مطلب عام ہے یا خاص - + -

دلایل شیعہ

اوّل ہمارے نبی صلعم و دیگر انبیاء علیہ السلام مثل سایر الناس کہاتے پیتے سوتے جاگتے تہے - عمدہ پوشاک پہنتے تہے - اونٹ و گہوڑ وغیرہ چڑہتے تہے - عورات سے لذتین اوٹہاتے تہے - بال بچے اولاد مراد

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

سب رکھتے تھے یہہ کیا معنی کہ اولاد کو اون کا ترکہ نہ ملے - اولاد انبیاء پر بڑی سختی معلوم ہوتی ہے کہ اون کے باپ کا ترکہ لوگ کہائین اور وہ مایوسانہ دیکھہ دیکھکر دم نہ مارین - یہہ صریح جبر ہے اور جبر وظلم ذات خداوندی سے بعید ہے - سوائے ازین قرآن پاک مین کسی جگہہ صراحتاً یا کنایتہً اسکا ذکر نہین ہے - کہ نبیون کی اولاد اپنے مورثون کے ترکہ سے محروم کیگئی ہے - کتاب اللہ ہر رطب و یابس پر شامل ہے - کسی جگہہ اسکا ذکر نہ ہونا آیہ یوصیکم اللہ کا عام لوگون کے حق مین موثر ہونا ثابت کرتا ہے -

دوم بعد منسوخی یہہ جناب سیدہ نے اس آیت کے بناء پر دعوای وراثت پیش کیا - حضرت علی نے بروایت کنز العمال وغیرہ بطرفداری سیدہ اجراء وراثت پر قرآن سے دلایل پیش کین عائیشہ نے متروکہ نبی کو قابل جریان وراثت جانکر آٹہوین حصہ کا مطالبہ کیا - عثمان نے پیروی مقدمہ کا بار اپنے ذمہ لیا - + -

دلایل اہلسنت

سنی صاحب کوئی بات ایسی دل لگتی ہوئی بیان نہین کرتے جس سے خیال کیا جاوے کہ یوصیکم اللہ قاطع حقوق ورثاء انبیاء ہے - البتہ شاہصاحب نے حضرت ابوبکر کی بارہوین طعن مین فقط اسیقدر لکہا ہے کہ لفظ کم خطاب بامت است - نہ بہ پیغمبر - مگر حضرت ممدوح نے کوئی دلیل بہ ثبوت مدعا خود نہین لکہی - ویسے ہی گول مول چہوڑ گئے - البتہ

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

مولوی محمد قاسم صاحب بانئے مدرسہ دیوبند و مؤلف ہدیۃ الشیعہ نے ایک بڑی دلیل لکھی ہے ۔

فرماتے ہیں کہ اسجگہ خدا مثل کلکٹر ہے ۔ اور نبی سررشتہ دار سررشتہ دار جب بحکم کلکٹر کسی مجرم کو حکم سناتا ہے ۔ تو اسجگہ قرینہ بیان یہہ ہوتا ہے کہ صاحب بہادر تمکو ایک ماہ کی قید یا پچاس روپیہ جرمانہ کرتے ہیں ۔ تو گو اوس حکم کا سنانے والا سررشتہ دار ہوتا ہے ۔ مگر اوس حکم سے اوسکے نفس کو کوئی فائدہ و ضرر نہیں ہوتا ۔ ایسے ہی نبی بحکم خدا امت کو ہدایت کرتے ہیں ۔ کہ اے معشر مسلمین خدا تمکو یہہ حکم دیتا ہے کہ دختر کا ایک حصہ اور پسر کے دو حصہ ہوتے ہیں ۔ پس نبی کی ذات اس حکم سے بچی ہوئی ہے ۔

دوسری دلیل یہہ لکھتے ہیں کہ وراثت مردہ کی تقسیم ہوا کرتی ہے نہ کہ زندہ کی نبی گوشۂ قبر میں زندہ موجود بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اس صورت میں تقسیم ترکہ کیونکر ممکن ہے ۔

افسوس کہ ابوبکر کے ذہن عند الرجوع دعوی یہہ حجت قوی مرکز نہ ہوئی ورنہ وہ ضرور پیش فرما دیتے ۔ مگر کیا فائدہ ہوتا سیدہ وہ بہ ثبوت مرگ انبیاء اِنَّکُمْ مَیِّتُوْنَ وَاِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ قرآن سے نکالکر دکھلا دیتیں ۔ دونوں فریق کی حجت و دلائل مثل آئینہ اہل نظر کے سامنے ہیں جسطرف عقل رہنمونی کرے جھک جائیں ۔

تنقیح پنجم

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

لفظ لم یرثو مستدلہ مولف صاحب سے عام وراثت کی نفی ہوتی ہے یا کیا۔

ہرگاہ اکابر علماء سنیہ کے بیانات سے تنقیحات ماسبق مین ظاہر ہوچکا ہے کہ انبیاء نے ترکہ چھوڑا جسپر اون کی اولاد متصرف ہوئی اور حضرت زکریا نے تحفظ مال جائز و مباح کیلئے استدعاء اولاد کی اور حدیث نحن معاشر الانبیاء ما ترکنا ہ صدقہ بیان کردہ حضرت ابوبکر منجر ترک جائداد وغیرہا ہے تو حدیث کافی اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْھَمًا وَدِیْنَارًا مین جو لفظ لَمْ یُوَرِّثُوْا وارد ہوا ہے وہ اثبات پر دلالت نہین کرتا کہ انبیاء سوائے پشتارۂ حدیث اور کچھ گھر مین چھوڑتے ہی نہین جس سے ورثاء مستفید ہون بلکہ صاف وصیح مطلب یہہ ہی ہے کہ علماء نے وراثت انبیاء مین علم پایا ہے نہ درہم و دینار طالب علمون کی زلیات اور نفس معاملات مین بڑا فرق ہوتا ہے۔ مولف صاحب کو چاہئے کہ اپنے اون علماء متقدمین کو جنہون نے ارث انبیاء مین نفاذ وراثت جائز سمجھا ہے سزائے تازیانہ دیدو بلکہ پوچھین کہ نبیون کے پاس تو سوائے علم حدیث کے اور کوئی چیز ہوتی ہی نہین پھر تم کیسے کہتے ہو کہ حضرت سلیمان نے وارثین ہزار گھوڑے پائے تھے۔ عائشہ کی روح کو بذریعہ مسمریزم طلب کرکے پوچھین کہ آپنے آٹھوین حصہ کا کیون دعویٰ کیا تھا۔ عثمان صاحب کو یہ شمہ نمائی کریں کہ کیون وکالت نامہ لیکر عدالت مین کیسے گئے تھے۔ قاضی بیضاوی کا اندازہ کریں کہ آپ خواہ مخواہ باین جلالت و عظمت شان ترکہ داود مین مال کا تذکرہ کرتے ہو

www.kitabmart.in

کیون آمادہ ہوگئے ۔ حسن بصری کا جُبّہ درویشی اوتار کر پوچہین کہ ای حضرت آپ باین کشف وکرامات وسیر ارض وسموات خلاف مقصود خدا رب کے بتلانے میں لذت دنیا مین یہہ رائے دینے پر کیون آمادہ ہوگئے کہ اس دعا ارث مال پر مشتمل ہے ۔ یہہ لوگ مولف صاحب کو سمجہاوینگے ۔ کہ حضرت نبی ہی کی بہیر سے اکثر لوگون نے قرآن سے ہدایت پائی ۔ اور اکثر نے ضلالت میں امید کرتا ہون کہ بعد معائنہ نتیجہ برنج تیغ کسی عاقل کو یہہ وہم کرنے کی گنجایش نملے گی ۔ کہ انبیا مطلق کوئی چیز نہین چہوڑتے ۔ اور اون کے متروکات ناقابل اجراء احکام وراثت ہین ۔

مولف صاحب کو لازم ہے کہ بہ قایم مقامی مولوی عبدالعزیز صاحب جو اونہون نے تقریر کی ہے ۔ جسکو صاحب تشئید المطاعن نے باطل کیا ہے پہلے اوسکو حرف بحرف رد کردین تب مصنفون کی جماعت مین بیٹہنے کا نام لین ۔ ورنہ اونکی کوئی بات لائق سماعت وپذیرائی نہ سمجہی جاےگی ۔

مولف پر لازم ہے کہ پہلے یہہ لکہین کہ مقدمہ ہبہ رجوع کرنے مین سیدہ نے اپنے والد ماجد پر افترا کیا ۔ یا کہ دعوی اون کا صحیح تہا ۔

دوم ۔ ۲۵ ۔ کتابون مین جو حالات یہہ لکہے ہین وہ کتابین معتبر ہین یا نامعتبر بصورت نامعتبر ہونے کی دلیل کیا ہے ۔

سوم ۔ علیؑ وام ایمن نے جو گواہی دی وہ سچی تہی یا جہوٹی ۔

چہارم ۔ عبدالعزیز صاحب نے جو دعوائی ہبہ وشہادت گواہان سے انکار کیا ہے ۔ اور ۲۵ ۔ کتابون مین اوسکا حال درج ہے ۔ اندرینصورت

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

ہیہ کو مفتریات شیعہ بیان کرنے مین شاہ صاحب کا بیان کہان تک قابل وثوق ہے -

پنجم - درحالیکہ مولف صاحب لکہہ چکے کہ معاملہ فدک بے اصل و افترا شیعہ ہے - تو سیدہ و عائیشہ کا مدعی وراثت ہونا حضرت علی کا وراثت انبیا کو آیات قرآن سے ثابت کرنا سیدہ کا ابوبکر سے ناراض ہو کر سد باب کلام کرلینا ابوبکر کا بروایات مدارج النبوۃ و کتاب الوفا بیہقی و شرح مشکواۃ و فصل الخطاب و ریاض النضرۃ و کتاب الموافقہ ابن السمان وغیرہا مندرجہ تشئید المطاعن صفحہ ۲۲۷ - کیا معنی رکہتا ہے - اگر فدک پر کوی نزاع نہ ہوا تہا اور شیعہ نے مفتری بنکر خواہ مخواہ ابوبکر کے سر پر طوفان تہوپ دیا تہا - تو یہہ اتنی باتین کہان سے پیدا ہوگئین -

مولف صاحب ارشاد فرماتے ہین کہ وہ شیعہ کو افترا پرداز بتلانے مین سچے ہین یا ان کے علماء سابقین ان واقعات کثیرہ دغدیدہ کے بیان کرنے مین جہوٹے ہین - آخر دونون مین کوی سچا بہی ہے -

الحمد اللہ کہ ہر پیچ تنقیح مین مولف صاحب کے دعوی کی کشف حقیقت کیگئی اگر تا مدۃ العمر جواب دینے مین کوشش کرنا چاہین گے - تو انشاء اللہ ایک بات کا جواب معقول نہ دیسکینگے - یہہ لطیفہ بہی قابل سننے اور یاد رکہنے کے ہے - مولف صاحب تائید غیبی کے صفحہ ۴ - سطر ۴ - پر لکہتے ہین کہ بخاری مین لکہا ہے -

کہ عمر ابن خطاب نے علی و عباس و عثمان و عبدالرحمان بن عوف و

www.kitabmart.in

وسعد بن ابی وقاص و زبیر بن العوام سے پوچھا کہ قسم دیتا ہون مین تم لوگون کو اوس خدا کی جس کے حکم سے قایم ہے آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہین ہم وارث کئے جاتے جو چیز کہ چھوڑا ہم نے اوسکو وہ صدقہ ہے۔ سب نے کہا کہ واللہ ہان کہا ہے پہر متوجہ ہوئے حضرت عمر طرف حضرت علی و عباس کے۔ پس کہا کہ ہم قسم دیتے ہین تم دونون صاحبون کو آیا تم دونون جانتے ہو کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسا فرمایا ہے۔ دونون صاحبون نے کہا کہ واللہ یون ہی ہے آگے مولف صاحب لکھتے ہین کہ یہہ حدیث اکثر صحابہ جانتے تہے نہ صرف حضرت ابوبکر خصوصاً حضرت علی کو جو شیعہ کے نزدیک معصوم ہین اوسی صفحہ چار۴ پر مولف صاحب بخاری سے دوسری حدیث نقل کرتے ہین کہ قال اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَائِشَةُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ واہ یہہ عجیب نغمہ بے وقت ہے۔ بروقت بحث وراثت بعد ابوبکر ایک گواہ حدیث لانورث نہ تہا۔ اور عمر صاحب کے سامنے کوڑیون نکل پڑی۔ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغہ نے ایک طولانی عبارت مین بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سماعت پر کسی نے گواہی نہین دی چنانچہ وہ فقرہ یہہ ہے فَاَيْنَ كَانَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ اَيَّامَ اَبِي بَكْرٍ وَمَا نُقِلَ اَنَّ اَحَدًا مِنْ هٰؤُلَاءِ يَوْمَ خُصُوْمَةِ فَاطِمَةَ وَاَبِي بَكْرٍ رَوٰى مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔ دور کیون گئے شاہ صاحب بہی تو قبول کرتے ہین۔ کہ اوس وقت اس حدیث کی سماعت کا حال کسی دوسرے سے دریافت نہین کیا گیا

www.kitabmart.in

چنانچہ ابوبکر کے بارہوین طعن مین لکہتے ہین - کہ چون این خبر را (یعنے حدیث وراثت را) ابوبکر خود شنیدہ بود صاحب تفتیش از دیگرے نداشت - بہلا یہہ بہی کوئی بات ہے - کیون حاجت تفتیش نہ تہی خاندان نبوت کا جنکی اطاعت بحکم حدیث ثقلین ابوبکر و تمام امت پر فرض تہی معاملہ تہا ابوبکر پر لازم تہا کہ اپنے کلام کی تصدیق کے لئے دو چار گواہون کا بیان ضرور قلمبند کر لیتے تاکہ فاطمہ پر حجت ہو جاتی علی سے کہتے کہ حضرت آپ کے سامنے نبی صاحب لا نورث فرما گئے ہین - آج آپ کی بی بی صاحبہ خلاف اوسکے ورثہ مانگ رہی ہین - ذرا اون کو سمجہا دیجئے کہ تم بوجہ اولاد نبی ہونیکے باپ کے ترکہ سے محروم ہو چکی ہو عام خلایق کی طرح تمکو ورثہ نہین ملسکتا اگر سر دربار مرتضے ایسی گواہی دیتے تو فاطمہ چپکی ہو کر گہر مین بیٹہ رہتین نہ ابوبکر سے ناراض ہو کر باب کلام بند کرتین اور نہ بر وقت رحلت وصیت فرماتین کہ ابوبکر کو میرے جنازہ پر نہ کہڑا ہونے دینا - اور نہ ہم لوگ بطرفداری سیدہ صاحبہ کی بعض الفاظ سے مذمت کرتے -

غرضکہ بیانات گواہان لینے مین سوائے فائدہ کے کوئی نقصان تہا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند - خلیفہ صاحب نے اسمعاملہ مین ضرور کچہہ فائدہ دیکہا ہوگا -

بخاری شریف مین عایشہ و عثمان و علی و عباس وغیرہا کا حدیث وراثت پر گواہی کا دینا لکہا ہے اور بخاری ہی مین دریاب حدیث بنی النضیر یہہ بہی درج ہے کہ عائشہ نے ابوبکر سے آٹہوان حصہ بوکالت عثمان طلب کیا - دیکہو صفحہ

www.kitabmart.in

(۲۰۴) تشئید المطاعن - نہ معلوم مولف صاحب ان ہر دو روایات مخالفہ ومتضادہ سے کسکا اعتبار فرمائینگے - بڑا غضب ہوا اختلاف کلام کے جرم مین بی بی بخاری بے اعتبار ہوئی جاتی ہین - عائشہ بھی عجیب بلا تھین ایک جگہہ کہتی ہین کہ متروکات نبی صدقہ ہین اون مین وراثت جاری نہین ہوسکتی - اور دوسرے موقعہ پر خود مدعی وراثت ہوکر مقدمہ لڑا بیٹھین - خیر یہہ تو عورت تھین مگر عثمان بھی بہک گئے - حدیث لانورث کی گواہی بھی لیے مقدمہ وراثت کا وکالت نامہ بھی لکھا لیا - حضرت ابوبکر اک سادہ طبیعت وشریف مزاج آدمی تھے - ورنہ عثمان کو قانون پیشہ سمجھکر بجرم دہوکبازی و خلاف بیانی سپرد ششن کردیتے - حقیقت مین شیخ سعدی نے صحیح کہا ہے نکوئی با بدان کردن چنان است که بد کردن بجائے نیک مردان اگر ابوبکر صاحب عثمان کی چالاکی سے چشم پوشی نکرتے اور سید ہا فوجداری سپرد کردیتے - تو اون کو اپنی عہد خلافت مین یہہ جرأت نہوتی کہ تمام فدک کو مروان کے پیٹ مین بہیتر دیتے - دیکہو رسالہ تجاویہ مولفہ حقیر انعافات وقت سے حدیث وراثت کے تمام گواہ پہل گئے - علی وعباس بہی اسلئے درجہ کے گواہون مین داخل ہین اور روبروے عمر اونہون نے ایک بڑے جلسہ مین نہایت شدومد وواللہ باللہ کے ساتہہ شہادت ادا کی ہے - ہمنے رسالت مآب کی زبان سے یہہ حدیث سُنی ہے - کہ ہمارا ورثہ صدقہ ہے - احکام وراثت اوسپر نفاذ پذیر نہین ہوسکتی - مگر صحیح مسلم کی کتاب الجہاد مین مذکور ہے - کہ علی وعباس نے حضرت عمر کے اجلاس مین دعویٰ

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

فدک پیش کیا۔ جسپر اونہون نے یہہ جواب دیا کہ اسے علی و عباس
اس مقدمہ کو تم نے ابوبکر کے سامنے پیش کیا تہا۔ پس جبکہ اونہون نے
تمہارے خلافِ مراد فیصلہ صادر فرمایا تو تم دونون نے اونکو کاذب غادر
وخائن و آثم سمجہا۔ مین ابوبکر کی رائے کو توڑکر تمکو ڈگری نہین دے سکتا۔ تم مجکو
بہی ایسا ہی جانتے ہو۔ جیسا کہ میرے بڑے بہائی کو جانتے تہے۔ بخاری
و مسلم کی بہی عجیب پرنور روایات ہین نہ کہین ہیر ہے نہ پہیر۔ کسی جگہہ لکہا ہی
کہ فلان فلان حدیث وراثت کی گواہ تہے اور پہر اونہین گواہون کو لکہا ہے
کہ مدعی وراثت ہوئے اور حاکم کو جہوٹا اور دغاباز کہا ایک اجلاس سے مقدمہ
ہارے اور پہر پیش کیا دوسرے حاکم کے یہان اوسی مقدمہ کو مجدداً دایر
کرادیا۔ دفعہ ۱۳ ضابطہ دیوانی کا بہی خیال نکیا۔ چونکہ اہلسنتہ کی صحیحین مین یہہ
خلاف عقل جہگڑے درج ہین۔ وہ ہی جواب عنایت فرمائین کہ یہہ کیا قصہ
ہے۔ یہہ کیسے لوگ تہے جو کبہی گواہ بنے۔ اور کبہی مدعی بنکر حاکم کو جہوٹا
سمجہا۔ ایک جگہہ مقدمہ ہارا دوسری جگہہ دایر کیا۔ کسی عالم اہلسنتہ نے آجتک
اس پہیدگی کو نہین سلجہایا۔ ہان مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مولف
ہدایۃ الشیعہ نے علی و عباس کی نسبت لکہا ہے کہ ایک مرتبہ ابوبکر کے اجلاس مین
مقدمہ دایر کرکے بعد ناکامی جو عمر کی کچہری مین عرضی دعوی لیکر پہونچ گئے اسکی
وجہہ یہہ تہی کہ یہہ بزرگوار بشر تہے اور بشر سے سہو ہونا ممکن ہے۔ پس انہون نے
بہول کر دعوی کر دیا الخ عجب ہوائے محو و سہو چلی کہ کئی آدمی بہول بہلیان مین
پڑگئے۔ عائشہ و عثمان حدیث وراثت کی گواہ اور پہر اوسی بات کے

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

ہوے بیٹھے ہوئے مدعی علی و عباس گواہ اور پھر دعویدار بہول جو کہ ایکدفعہ
ہوتی ہے نہ چند بار اول ابوبکر کے عہد مین ہوئے پہر عمر زمان بعد عثمان کیوقت
مین دعوائے فدک کرنے سے سہو کیا۔ غرضکہ ہر وقت اور ہمیشہ بہولتے ہی
رہے۔ یاد کیون آتا مطلب کے خلاف بہی تہا۔

مولف صاحب بار بار بخاری کی احادیث گھسیٹ گھسیٹ کر لاتے تہے دیکہو
ہمنے اوسی صفحہ کے اندر جسکو اونہون نے چہپوایا تہا۔ یعنے یہہ کہ علی ہی حدیث
وراثت کو جانتے تہے۔ ایسا جال مین پہانسا ہے کہ جتنا اوچہل کود کرو اوم بلا سے
ہاتھ پیر چہوڑانا چاہین گے بند پر بند جکڑتا جائیگا۔ تا اینکہ دم گہٹ گہٹا کر
جان ہوا اور روح فنا ہو جائیگی۔ رسالہ تائید غیبی کے صفحہ (۱۶ سطر ۱۲) پر مولف
صاحب لکہتے ہین۔

ناظرین کو مژدہ ہو کہ اس کمترین نے ایک رسالہ شیخ حبیب احمد شیعی کے
اشتہار کے جواب مین لکہا ہے۔ چونکہ اوس شیرہ چشم دکور باطن نے حضرت
ابوبکر و عمر کے ایمان و اسلام مین بہی کی ہے لہذا اوسکا ثبوت تحقیقاً و الزاماً عقلاً و
نقلاً کتب معتبرہ سے باقوال آیہ کرام لکہا گیا ہے۔ اور اثبات خلافت خلفاء
راشدین و ابطال اعتراضات معترضین کمال بسط و تفصیل سے کیا ہے۔ اور
قریب تیس ۳۰ روایتون کی کہ اکثر کتب شیعہ کی ہین۔ ثبوت خلافت خلفاء راشدین
مین لکہی گئی ہین۔ اور حدیث خم غدیر کی پوری بحث مذکور ہے۔ اور دربارہ
شان نزول آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ الآیۃ فریقین کے مفسرین کے
اقوال مع مالہ و ماعلیہ کے مسطور ہین۔ اور اہلبیت و عترت کی نسبت جو کچہ

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

شیعون کے خیالات ہین وہ دکھلائے گئے ہین - عنقریب انشاء اللہ تعالے
یہہ رسالہ چھپکر ہدیہ ناظرین ہوگا - واہ سبحان اللہ ہم تو مدت سے منتظر تھے
کہ کوئی صاحب اشتہار آئینہ حق نما کا جو کہ شیخ حبیب احمد صاحب سہارنپوری
نے شائع کیا ہے جواب لکھین - تو حقیقت اہلسنت کھلجائے -

امروہہ سے مولوی محمد احسن قوم نوریاف نے ایک جواب لکھا تھا -
جسمین مثل مولف اپنی تمام کتابون کو بے اعتبار بتلایا گیا تھا - حالانکہ بخاری
و مسلم بھی اوسی مین داخل ہین - اوسکا جواب بذریعہ حمایت الایمان امروہہ
سادات نے چھاپا تھا - اور ایک لاکھ روپیہ انعام مجیب کے لئے تجویز کیا
تھا - آجتک تو کسی نے دم نہ مارا تھا - مگر اب مولف صاحب نے کروٹ
بدلی ہے - دعوے تو پر زور معلوم ہوتا ہے مگر نتیجہ مین وہ ہی تین کانی ہونگی
جہلا رسنیہ تو بہت خوش ہو رہے ہونگے کہ مولف صاحب بڑے محقق ہین
مگر عقلاء خود سمجھدار ہین شیخین کے بایمان مرنے کا جو مولف صاحب نے
ثبوت دینا چاہا ہے - اونکو آگاہ ہونا چاہئے کہ اشتہار مین یہ استدعا کیگئی
ہے - کہ پورا رسالہ بجائے دونون صاحبون کا دنیا سے ایمان کیساتھ جانا
ثابت کردو - مولف صاحب نے یہ نہین لکھا کہ ہم رسالہ مذکور کے اوراق
مضامین کو جو کہ ثبت کفر و نفاق شیخین لکھے گئے ہین - باطل کرکے اپنے
خلیفون کا باایمان مرنا ثابت کرینگے - اس سے ہمکو ایک نوع کی تشویش
ہوگئی - کہ بخاری و مسلم و مشکواۃ وغیرہا سے لکھدین گے - قال ابو ہریرہ
وقال عائشہ وقال عکرمہ وقال عمر ابن سعد قال شمر ذی الجوشن

www.kitabmart.in

اگر مولف نے رسالہ سجادیہ کا رد نہین لکھا اور ویسے ہی قلم اوٹھایا ہے تو اونکو
لازم ہے کہ مسودہ کو پھاڑ پھوڑ کر خاک سیاہ کر دین خلاف منشا اشتہار اگر
جواب ہوا تو روایات مین نیلام کر دیا جاوے گا۔ معاملہ غدیر جونکہ شاہ صاحب
تحفہ مین بہت کچھ لکھ چکے ہین اوسکا جواب مجلدات عبقات الانوار مین جلد
دوم حدیث غدیر سے دیا گیا ہے۔ مولف صاحب کو لازم ہے کہ اوس جلد کا
جواب دیکر حدیث غدیر کا غلط مقصود شیعہ ہونا ثابت کرین۔ ورنہ جو کچھ لکھا
ہے وہ بچون کو تنگ بنانے کے لئے دیدین۔ ہماری سرکار مین غیر
ٹکسال عزیزون کی قدر و منزلت نہین ہے اشتہار اثبات حق نما مین ہمنے پہلے
یہہ شرط لکھدی ہے کہ براہ بندہ نوازی کمیٹی جانچ کے لئے معاملہ و مرتب کرکے
تیس ۳۰ نمبر پائے مندرجہ اشتہار کا ہمسے ثبوت لے لیجئے۔ رسالہ سجادیہ کا
جواب تیار فرمائیے سوائے اسکے کہ بقاعدہ مناسب مناظرہ ہو آپ کے لکھے ہوے
جواب ہمارے یہان قبول نہوگا۔

مولف صاحب اگر تیرا ایلا اشتہار ملحوظ رکھکر جواب دین تو بہتر ورنہ خاموش رہین
جیسے کہ قدیم سے اون کے بزرگ بمقابلہ شیعہ رہی ہین۔ صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر مولف
صاحب دو آتین قرآن پاک کی پیش کرتے ہین۔ اول آیہ خمس واعلموا انما
غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی
والیتمی والمسکین وابن السبیل۔ دوم آیہ مال فے ما افاء اللہ
علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی
والیتمی والمسکین وابن السبیل الی آخرہ ہر دو آیات سے وہ نتیجہ

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

نکالتے ہیں کہ خمس وہ مالِ فی ہیں چونکہ چند حصہ کئے گئے ہیں لہذا اوسمیں بوجہ
کثرتِ حصہ داران اجراء احکام وراثت نہیں ہوسکتی وقف وہبہ ومیراث سب باطل
دعوائے بلادلیل ہے - مولف صاحب کو آگاہ ہونا چاہئے کہ اموال متذکرہ کے
تقسیم کرنے کو یہہ چھہ موقع بتلائے گئے ہیں -

مطلب ظاہر یہہ ہے کہ اس مال کو اور ضرورتوں میں صرف نہ کیا جاوے
سوائے ان مقامات کے جنکی تفصیل درج قرآن ہے چھہ حقداروں میں تین
مستحق متعین ہیں اور تین مجہول - خدا و رسول و ذی القربے کی تشخیص بلا
تردد ہے - یتیم و مسکین و مسافرین کلام ہوسکتا ہے مگر تینوں صفات آخری
آدمی خاندان رسول میں بھی موجود تہی - پس کیوں نہیں ممکن ہے کہ تمام آیت
خاندان رسول کو فائدہ پہونچانے والی ہو - یہہ نہیں ہوسکتا کہ اپنی گہر انکے
کے یتیم و مسکین فاقہ سے مریں اور دوسروں کا پیٹ بہرا جائے اوّل نفسے
خویش بعدہٗ درویش پر تمام اللہ لوگوں کا عمل ہے - یہہ آیت اون لوگو
تعلاقہ رکھتی ہیں - جن پر زکواۃ حرام کی گئی ہے - عام یتیم و مسکین و
مسافرین کو اس حکم میں داخل سمجھا جائے تو بڑی نا انصافی ہے - کہ وہ
زکواۃ پر بھی ہاتھ ماریں اور خمس و مال فی سے بھی بہرہ یاب ہوں - اور
یتیمانِ آلِ محمد زکواۃ سے بھی محروم رہیں - اور خمس جو اون کا اصلی
حق ہے اوسمیں بھی حصہ نہ پائیں - اس مال میں آدھا نصاب سیّد کا
بلا شراکت غیرے بھی ہوتا ہے - کیونکہ خدا کا حصہ رسول کا حصہ تہا بعد
انتقالِ رسول متعلق بوالی و ذی القربے جو کہ سیّدہ ہیں دو حصہ خدا و رسول کے

www.kitabmart.in

اور ایک حصّہ اپنا پاکر تین حصّے کے مالک ہو جائین گے جو کہ پورا نصف ہوتا ہے اگر مولف صاحب اسموقع پر یہہ فرمائین کہ خدا و رسول کا حصّہ امام زمانہ کا تہا - اور وہ ابوبکر تہے - ہمکو اس کے تسلیم کرنے سے کچھہ عذر نہین -

مگر حضرات اہلسنت اتنا ثابت فرما دیوین کہ ابوبکر و عمر کو آنحضرت نے اپنا جانشین فرمایا تہا - جو صاحب اس بات کا ثابت کرنا چاہین وہ پہلے شاہ صاحب کے اس قول مندرجۂ تحفہ کی اصلاح کا فکر فرمالین کہ خلفاء ثلثہ نہ معصوم اند و نہ منصوص - پس جبکہ عبدالعزیز جیسے ہواخواہ ثلاثہ کو اون کے غیر منصوص ہونے کا اقرار ہے تو ایسے لٹیرو ہوندو خلفاء کو مال خدا و رسول کا مالک جایز قرار دینا سراسر بعید العقل ہے بخاطر داشت حضرات اہلسنت ہمنے مان لیا کہ بوجہ تعلقات سیاست و حکومت حضرت ابوبکر امام وقت تہے - اور حقوق خدا و رسول پر اونکو تصرف کرنے کا منصب تہا - تو کیا اس امامت سے وہ سہم ذوی القربیٰ کو بہی شیر مادر سمجھکر ہضم کر سکتے تہے - امام وقت پر یہہ بہی تو لازم ہے کہ حصّہ داروں کو اون کا حق واجب پہونچائین - اہل قرابت یتیموں مسکینوں مسافروں کو اون کا حصہ واجب عنایت فرماوین - ہم اتنی دردسری گوارا نہین کرتے کہ اسوقت کتنے ساکین و مسافرین کی فہرست بتائین کہ کس کسکو دیا گیا - فقط ذوی القربےٰ کی بابت خیر اندیشان خلفاء سے پوچھتے ہین - کہ بندہ کو مال خمس سے کتنے خوارگیون دئے -

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

فدک سے جسکی بروایات اہلسنت مندرجۂ تشیید المطاعن ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی تھی - کتنے ہزار روپیہ دیے - آخر ان جیتے جاگتے ذوی القربیٰ کو بھی دیا - یا سب خود ہی سمیٹ لیا -

شاہصاحب ابوبکر کے بارہویں طعن مین لکھتے ہین کہ مال آنجناب بعد از وفات حکم وقف دارد بر جمیع مسلمین خلیفہ وقت ہر کرا خواہد بچیزے اختصاص نماید مولف صاحب صفحہ ۳۱ مین لکھتے ہین کہ وقف وہبہ و میراث سب باطل دعوے بلا دلیل ہے - کیا خوب بقول شاہصاحب متروکات نبی بعد وفات وقف ہون اور بقول مولف صاحب اونمین قابلیت وقف وہبہ وغیرہ نہ ہو نہ معلوم ان دونون صاحبون مین کون سچا ہوگا عبدالعزیز صاحب کو تو جھوٹا کہہ نہین سکتا البتہ مولف صاحب جھوٹے ہونگے خلیفہ وقت کے اختیارات تو بقول شاہصاحب ایسے وسیع ہون کہ جسکو چاہین کسی چیز مین مخصوص کر دیوین اور رسول خدا اتنا بھی نہ کرسکین کہ فدک کو فاطمہ کے ساتھ خاص کر دیوین - عجیب سے نائب وسیع الاختیار سوائے ابوبکر کے اور کوئی نہین دیکھا - ص ۲ - کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت نے ہبہ کیا بعض لوگون نے گواہی دی -

مولف صاحب فرماتے ہین کہ یہہ دعوی بلا دلیل ہے نہ معلوم دلیل ان کی اصطلاح مین کس چیز کا نام ہے - اب اوس توجیہ غیر وجیہ کا جواب دیتا ہون جسپر منحصر ہے مولف صاحب کا نزاع اسپر ہے کہ حدیث کافی مین جو یہہ فقرہ ہے إِنَّ الأَنبِيَاءَ لَم يُوَرِّثُوا دِرهَمًا وَلا دِينَارًا وَإِنَّمَا أَوْرَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِم - اسمین لفظ (لَم يُوَرِّثُوا) عام وراثت کی نفی پر دلالت کرتا ہے

www.kitabmart.in

یعنی کسی فرد کے لئے افراد عالم سے خواہ وہ وارث ہون یا علماء ترکہ انبیاء سے ورنہ
نہین ملسکتا- اور دوسرا لفظ وا نّما ہے یہہ لفظ بمقام حصر آیا کرتا ہے دونوں لفظ کی
تایید مین مولف صاحب نے صفحہ ۹ پر آیات قرآن پیش کے ہین جنکو ذیل مین معہ جواب
لکھتا ہون بحث لفظ (لم) قولہ تعالےٰ الا ابلیس لم یکن من الساجدین-
مولف صاحب اس آیہ مبارکہ کے یہہ معنی لکھتے ہین مگر ابلیس نہ تھا سجدہ
کرنے والون سے - فائدہ مین تحریر فرماتے ہین کہ نتیجہ آیت یہہ ہوا کہ نتھا
سجدہ کرنے والون سے نہ یہہ کہ اوسنے کسی جزو زمانہ مین سجدہ کیا- اگرچہ اوس وقت
نہ کیا مطلب مولف کا یہہ ہے کہ لم یکن من الساجدین- جو درباب
شیطان قران مجید مین آیا ہے وہان لفظ (لم) ما القطع ثابت ہوتا ہے کہ ذات
شیطان سے عام طور پر سجدہ کی نفی کی گئی ہے یعنے یہہ کہ نہ اوسنے پہلے کبھی کسی جزو
زمانہ مین سجدہ کیا اور نہ اب زمرہ ساجدین مین داخل ہوا افسوس ہے کہ مولف صاحب
نے اپنے دعوی کے سچا ہونے کی غرض سے آیہ قرآن کی غلط تعبیر کی- اصل
واقعہ یہہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام کا وجود با کرامت خدا نے بنایا تو تمام
فرشتون کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ تعظیمی کرو سب نے بحکم خدا فوراً اوس کو سجدہ کیا
مگر شیطان نے خدا سے بحث شروع کردی کہ خلقتنی من نار و خلقتہ
من طین - یعنے میری خلقت آگ سے ہے اور اس کی مٹی سے آگ
جسم لطیف رکھتی ہے اور خاک کثافت سے بھری ہوئی ہے - یہہ کیونکر
ہوسکتا ہے کہ اعلےٰ ادنیٰ کی تعظیم کرے اسپر خدا نے اوسکو گروہ ملائکہ سے
خارج کرکے باغون قرار دیدیا- اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ شیطان کو جزو زمان کیا

www.kitabmart.in

بلکہ ہر زمانہ مین سجدہ باری ادا کرنے کی عادت تھی نیز دیگر ملائکہ بھی عادی سجود تھے اسیواسطے خدا نے تمام گروہ ملائکہ کو جو کہ اپنے معبود کی عبادت مین حاضر رہتے تھے امر بہ سجدہ فرمایا تھا - اگر شیطان طائفہ ساجدین مین نہ ہوتا اور کبھی پہلے اوسنے یہ عمل نہ کیا ہوتا تو بمقام استدلال یہہ نہ لکھتا کہ مین اوس آدم سے افضل ہون - بلکہ یہہ دلیل پیش کرتا کہ ہرگاہ خدا ہی نے خود بدولت کے سامنے کبھی سر نہین جھکایا - یا تو یہہ ہیولہ خاکی یعنے جسد آدم علیہ السلام کیا وقعت رکھتا ہے حسب مذاق مؤلف خدا سے بڑی غلطی ہوئی کہ آدم علیہ السلام کے سامنے سر جھکانیکا ایسے فرشتہ کو حکم دیا جو کہ ہمیشہ سے برسر بغاوت تھا خدا کا شیطان کی نسبت یہہ فرمایا کہ (ابیٰ واستکبر) یعنے آدم کو سجدہ کرنے سے از راہ غرور انکار کیا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ وہ انکار براہ تکبر اوس سے واقع ہوا ورنہ وہ ہر وقت سجدہ باری پر آمادہ تھا کمال تعجب سے کہا جاتا ہے کہ مؤلف صاحب شیطان کے از جملہ ساجدین ہونیسے منکر ہین حالانکہ تمام اہل اسلام اوس کے معلم الملکوت و عابد و ساجد ہونیکے مقر ہین چنانچہ یہہ شعر زبان زد عام ہے ؎

اگر لاکھون برس سجدہ مین سر مارا تو کیا مارا	گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنیسے

مطلب یہہ ہوا کہ گو پہلے شیطان نے کثرت سجود سے اپنے ماتھے کو زانوئے شتر بنا دیا تھا - مگر ایک دفعہ بہ مخالفت حکم باری ترک کرنے سے تمام گذشتہ عبادت رائیگان ہوگئی - مین کمال حیران ہون کہ خدا کو آدم کے لئے انکار سجدہ سے شیطان پر ایسا غصہ آیا کہ اوسکو ملقوف ملائکہ سے خارج کرکے تا قیامت راندہ درگاہ کر دیا اور قبل ازین ترک عبادت سے گاہے ملال نہ ہوا - مجکو سخت تعجب ہے

www.kitabmart.in

خدا اپنے مقدس کلام مین ارشاد فرماتا ہے کہ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی نہین پیدا کیا مینے جنون اور انسانون کو مگر برائے عبادت اور شک نہین کہ بحکم کان من الجن ابلیس ملعون خبیث اجنہ سے تھا اندرینصورت مولف صاحب کیونکر یہہ کہنے کا حق رکہتے ہین کہ شیطان سے نے بفہوائے لم یکن من السجدین کبھی پہلے سجدہ نکیا تہا۔ بہ پاس خلفا ایسی سخن تراشی فرماتے ہین جس سے خواہ نخواہ اون کی حق پوشی و ناحق کوشی کا یقین کرنا پڑتا ہے۔ مین انشاء اللہ بخاری و مسلم شریف سے ایسی احادیث دکہلاؤن گا جن سے بلا تکلف سمجھ لیا جائے گا کہ مولف کا یہہ دعوی کہ لفظ (لم) سے عام نفی مستنبط ہوتی ہے سراسر باطل ہے۔ بخاری شریف مین لکہا ہے بغضبت فاطمۃ بنت رسول اللہ وھجرت ابا بکر فلم تزل مھاجرتہ حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ ستۃ اشھر۔ یعنے غصہ ہوئین فاطمہ ابوبکر پر اور ان سے جدائی اختیار کی اور نہ زائل ہوئی جدائی اون کی ابوبکر سے یہان تک کہ وفات پائی اور زندہ رہین بعد نبی چھ مہینے۔ لفظ مہاجرت مندرجہ بخاری سے اسجگہ یہہ مراد ہے کہ سیدہ نے ابوبکر سے ملنا جلنا بعد مقدمہ فدک ترک کر دیا۔ چونکہ حدیث مین لفظ (لم) آیا ہے۔ غالبا مولف صاحب اور اون کے ہم مذہب یہہ ہی سمجھین گے کہ (لم) سے عام نفی پائی جاتی ہے یعنی یہہ کبھی اوسیوقت سیدہ اور ابوبکر مین اتحاد نہین ہوا قضیہ فدک کے قبل و زمانہ مابعد مین کا ہے باہم ربط و ضبط نہ ہوا تھا بمقام دیگر بخاری موصوف مین ہے فوجدت فاطمۃ علی ابی بکر فی ذالک فھجرتہ فلم تکلمہ حتی توفیت

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

وعاشت بعد النبی ستۃ اشھر۔ یہہ حدیث بھی ہم معنی حدیث بالا ہے
اور لفظ (لم) بھی موجود ہے نہ معلوم اسجگہہ مولف صاحب کیا معنی تجویز فرمائینگے
مسلم شریف مین بھی۔ لم متکلم حتے ماتت۔ درج ہے۔ مولوی خلیل احمد
صاحب انبہیٹوی ضلع سہارنپور مین ہدایات الرشید مین (جسکو اہلسنت نے
نمونہ عجائب قدرت خداوندی کا خطاب دیا ہے۔ (دیکھو اشتہار مولوی
محمد قاسم صاحب الہ آبادی جس کی سرخی یہہ ہے کہ سوال از جمیع علمائے
شیعہ) لکھا ہے کہ لفظ (لم) عام کلام کی نفی نہین کرتا۔ بلکہ مطلب یہہ ہے
کہ سیدہ نے خاص معاملہ فدک مین فرط ندامت وخجالت سے گفتگو نہ کی دیگر
امورات مین گفت وشنود ہوتی رہی بلکہ صاحب ہدایا الرشید نے شیعہ کی
کتاب علل الشرائع سے ثبوت پیش کیا ہے کہ سوائے امر فدک سیدہ
وحضرت ابوبکر مین سلسلہ کلام جاری تھا اسکا جواب حقیر نے رسالہ تقریر دلپذیر
مولفہ خود مین عجیب پرلطف دیا ہے بہرحال مولف صاحب تو ہر جگہہ (لم) کو
عام تجویز فرماتے ہین۔ مگر مولف ہدایات الرشید وامام مسلم وبخاری نے جو اوسکو
خاص کیا ہے دیدہ بایداون کے حق مین بیاد اش مخالفت کیا ارشاد فرماتے
ہین۔ مولف صاحب کو یقین فرمانا چاہیئے کہ بحکم ہر سخن موقع وہر نکتہ مقامے
وارد کہین لفظ (لم) سے عام نفی ہوجاتی ہے اور کسی جگہہ خاصہ حدیث کافی
مستدلہ مولف صاحب مین اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْھَمًا وَّلَا
دِیْنَارًا جو وارد ہوا ہے اسجگہہ لفظ (لم) سے یہہ ہی مطلب صریحا پیدا ہوتا ہے
کہ امت محمدی مین جو علماء حق ہین وہ وارث نبی ہین۔ مگر ایسے وارث نہین

www.kitabmart.in

جیسکہ ہر مورث کے ورثاء ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ وارث علم نبی ہیں جس سے ترویج و اشاعت احکام دین کریں نہ ایسے وارث کہ ترکہ مورث سے درہم و دینار پائیں جناب مولانا و مقتدانا السید علامہ حسین صاحب لکھنوی ادام اللہ وجودہ نے جو مختصر جواب جو اس سے قلم فرمایا وہ ایسا جامع ہے کہ جسکے مقابلہ میں قلم اوٹھانا کار عقلاء نہیں مولانا نے مقدم الوصف نے جو جواب تحریر فرمایا ہے کہ حدیث درہم و دینار و معاملہ سیدہ سے کوئی علاقہ نہیں یہی جواب سلطان العلماء اعلی اللہ مقامہ نے حاشیہ معالم پر لکھا ہے۔ دیکھو تشئید المطاعن جواب باب دہم تحفہ میں بمقام بحث وراثت صفحہ (۲۰۷)۔

بحث متعلق بلفظ (انما)

حدیث کافی میں جو یہہ الفاظ وارد ہوئے ہیں وانما اورثوا احادیث من احادیثھم اسکی نسبت جناب مخاطب صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ (انما) حصر ہی چنانچہ خدا فرماتا ہے انما اللہ الٰہ واحد۔ جز این نیست کہ اللہ الٰہ واحد ہے اون کے ذہن نشین ہیں یہہ امر متکرر و جاگزین ہوگیا ہے کہ ترکہ انبیاء کا انحصار محض احادیث ہوچکا ہے سوائے علم و حدیث کے اونکا اور کوئی ترکہ و ورثہ نہیں ہے میں افسوس کرتا ہوں کہ مخاطب صاحب نے (انما) کو یہہ معنی حصر تجویز کرتے وقت شاید صفا کی روح سے بھی شرم نہ کی حضرات اہلسنت کی یہہ کیفیت ہے جبکہ کوئی لفظ مفید مطلب ہوتا ہے اوسکے معنی بدلکر کچھہ اور رنگ پکڑ جاتے ہیں اور جسوقت وہی لفظ مضرت رسان ہوتا ہے دوسرا پہلو بدل لیتے ہیں۔ جناب امیر علیہ السلام نے جو رکوع میں انگشتری تصدق کی تہی اوسکے بارہ میں خدا نے یہہ آیت شریف نازل فرمائی ہے۔ انما ولیکم اللہ و رسولہ الی اخرہ شیعہ کہتے ہیں کہ (انما) انحصار ولایت پر دلالت

www.kitabmart.in

کرتا ہے یعنے متولی امر خدا و رسول بجز اسکے اور کوئی نہین جسنے رکوع مین انگشتری دی اور وہ شخص باتفاق امت جناب امیر علیہ السلام ہین - پس آپ ہی آنحضرت کے خلیفہ بلا فصل ہین اسپر جناب شاہصاحب کو ایسا غصہ آیا کہ فرط غیظ و غضب و جوش حسد و عداوت خاندان نبوت سے صاف انکار کردیا کہ شیعہ (انما) کو حصر تجویز کرنے مین بر سر غلطی ہین - انحصار ولایت حضرت امیر کی ذات پر منحصر نہین دیگر بزرگوار بھی متولی امر اسلام ہین دیکھئے مخاطب صاحب انما کو حصر لکھنے مین سچے ہین یا عبدالعزیز صاحب اوسکے خلاف بیان کرتے ہین - اگر جناب مخاطب بہ مخالفت شاہصاحب (انما) کو حصر بیان کرتے ہین تو اونکو ثلاثہ کی خلافت سے استعفا لازم آگیا کیونکہ شاہصاحب نے اسی خوف سے انکار حصر کیا ہے حضرت مخاطب بالیقین سمجھ لین کہ ہم بھی (انما) کو حصر جانتے ہین - اور حدیث موصوفہ بالا مین (انما) نہایت صحیح و بجا و حسب موقع واقع ہوا ہے اور مجھکو حصر سے یہہ بھی مراد ہے کہ بجز علم و احادیث علما اور کسی چیز کے از قسم درہم و دینار وارث انبیا نہین ہو سکتے نہ یہہ کہ اون کی وارثت مین اجراء احکام ارث ممنوع ہے - مین امید کرتا ہون کہ رسالہ ہذا کو معاینہ کرکے متزلزل ہدایت پائین گے اور شیعہ مدارج یقین مین انشاء اللہ ترقی حاصل کرین گے اور مخاطب فرط ندامت سے پیوند زمین ہوجاوین گے - والسلام من اتبع الہدیٰ -

تمت

الحمد للہ کہ رسالہ ثبوت وراثت انبیاء بتاریخ ۲۸ - ماہ اگست سنہ ۱۹۰۶ء مطبع ریاض فیض نگینہ مین باہتمام خواجہ بشیر حسین کے چھپ کر شائع ہوا -

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

نام کتاب	قیمت
نقشہ معرکہ کربلا - معہ نام سرداران وتعداد فوج یزید متعلقہ ہر سردار -	۱ر
تعویذ ام الصبیان	۔ر
تعویذ دعا گنج العرش	۔ر
دعا طاعون کلان	۰ر
ایضاً - خورد -	۔ر
رسالہ ماس پرکاش مصنفہ سید امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ در اردو قیمت	۳ر
پچھمی کے تکلے بوٹی - ایضاً	۱ر
نیوگنامہ - در اردو	ـ؎ر
ایضاً حصہ دوم در اردو	۰ر
ناول شعلہ پنہان - در مکالمہ عفت وعصمت دو ہمشیرگان ایک اخلاقی ناول جس میں مردوں کے عیوب بڑی خوبی سے دکھلائے گئے ہیں -	۴ر
ناول قیصر وحسینہ - ایک دلچسپ ودلگداز ناول -	۴ر

نام کتاب	قیمت
بشارت نامہ - یعنی وصیت نامہ رسول مقبول قیمت	۔ر
میزان فارسی - جس میں فارسی کی تعریف وترتیب بطریق میزان الصرف عربی ہے - قیمت	۳ر
انشاء گلدستہ رقعات انشاپردازی میں مفید کتاب ہے قیمت	ـ؎ر
انشاء دلکشا - چار جزی خوشخط جلی قلم	۲ر
دستور الصبیان -	ـ؎ر
صفوۃ المصادر - دو جزی خوشخط جلی قلم قیمت	۱ر
قادر نامہ	۰ر
تشریح الحروف -	۰ر
قاعدہ بغدادی	۔ر
حکایات لطیف	۱ر
قصہ شاہ روم	۰ر
کربلا -	۰ر
خالق باری -	۰ر

Presented by Ziaraat.Com

www.kitabmart.in

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
لڑکون کا کھیل۔	۱ر	تفضیح الکاذبین مصنفہ سید امیر کاظم صاحب	
شکایت نامہ	ـــر	رئیس نگینہ در مناظرہ۔ قیمت	۴ر
کنواری نامہ۔	ـــر	تردید الکاذبین۔ ایضاً	۴ر
کنوارہ نامہ	ـــر	طاعون کا حکمی علاج	ـــر
بہارۂ اردو	ـــر	رسالہ غسل و وضو۔	مفت
بہارۂ ناگری	ـــر	بارہ ماسہ جمناجواہر اردو۔	ـــر
اچھر دیپ ؍؍	۰	بھگتی پردیپ کا ناگری۔	۰
بال اوپدیش	ـــر	تلخیص مرقع کربلا مصنفہ سید نذیر ناظم	
پارۂ عم۔	۱ر	صاحب رئیس نگینہ	۴ر
پارۂ الم۔	۱ر	سچا عقیدہ۔ مصنفہ جناب علوی	
عہد نامہ	ـــر	کرامت حسین صاحب بیرسٹر الہ آباد۔	۰ر
دعائے جمیلہ۔	ـــر	تاریخ جناب سیدہ۔ مصنفہ ایضاً	۲ر
ماسقیمان	۰	**کاغذات عدالت**	
محمود نامہ	۰ر		
قصہ سیاہ پوس	۰ر	جملہ کاغذات عدالت و رسید بہی وغیرہ	
مثنوی تہانہ عاشق بہون	۰ر	مطبع ہذا مین موجود ہین۔	

المشتہر خواجہ بشیر حسین مالک مطبع ریاض فیض نگینہ

Presented by Ziaraat.Com